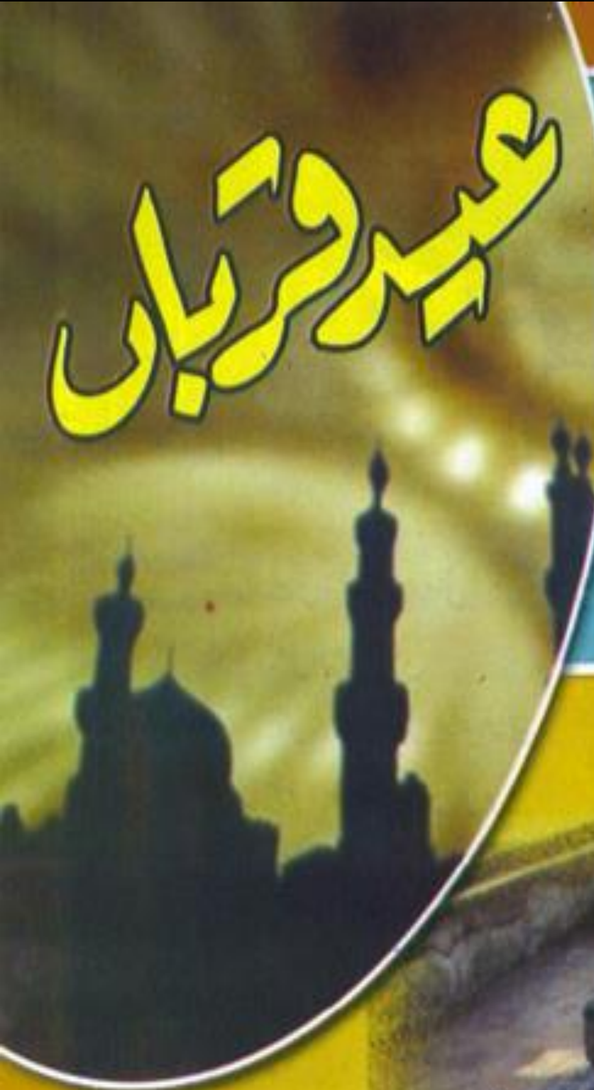

عید قربان

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

جلد: ۳۰ | ۱۰ تا ۲۴ ذوالحجہ ۱۴۳۲ھ مطابق ۸ تا ۲۲ نومبر ۲۰۱۱ء | شمارہ: ۴۲/۴۳

امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

فضائل و مناقب

کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں

قربانی کا جانور ذبح کرنے کا طریقہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.com.pk
Email: editorkn@yahoo.com

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.o
http://www.khatm-e-nubuwwat.c

مولانا سعید احمد جلال پوری شہیدؒ

عدالت کی یکطرفہ کارروائی

فیصل احمد' راولپنڈی

س:...... اگر عدالت کے ذریعے کسی عورت کو طلاق ہوجائے تو کیا اس صورت میں اس عورت کو عدت گزارنا ضروری ہے؟ واضح رہے کہ وہ شوہر سے آٹھ مہینے سے الگ رہ رہی ہے' یعنی اپنے والدین کے ساتھ ہے تو اس بارے میں کیا حکم ہے؟

ج:...... عدالت کی طرف سے یکطرفہ کارروائی والی خلع طلاق شمار نہیں ہوتی' اس لئے جب تک عدالت کے فیصلہ کی کاپی نہ دیکھی جائے اس وقت تک یہ فیصلہ مشکل ہے کہ اس خاتون کو طلاق ہوئی ہے یا نہیں؟ عدت کا مسئلہ تو اس کے بعد کا ہے۔

تاہم چاہے کتنا عرصہ بھی خاتون اپنے شوہر سے جدا رہی ہو' جب اسے طلاق ہوگی تو اس پر عدت گزارنا لازم ہوگا۔

استخارہ خود کریں

مقصود احمد شیخ' حیدرآباد

س:...... میں نے دو سال پہلے اپنی بیٹی کا رشتہ اپنے بھائی کے گھر کیا' اس میں میری بیٹی کی مرضی شامل نہیں تھی' اس کو منایا اور یہ رشتہ ہوگیا' پھر کچھ ایسے حالات ہوئے کہ مجھے اپنی بیٹی کا یہ رشتہ توڑنا پڑا' جبکہ میری بیٹی نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وہاں شادی ہو۔ اب اس کے لئے ایک رشتہ آیا ہوا ہے' خاندان والے اس رشتے کے خلاف نہیں' اس بارے میں مجھے استخارہ کروانا ہے کہ یہ رشتہ مناسب ہے یا نہیں؟

ج:...... استخارہ کا معنی ہے اللہ تعالیٰ سے خیر طلب کرنا یا مشورہ طلب کرنا' اس لئے آپ یا آپ کی بیٹی ہی استخارہ کریں' اور مسنون استخارہ کا طریقہ بہشتی زیور میں موجود ہے۔ آج کل جو استخارہ کے اشتہارات آتے ہیں' ان پر اعتماد کرنا کم از کم مجھے تو سمجھ میں نہیں آتا۔ یہ لوگ دیکھا جائے تو کاروباری ہیں اور کاروباری لوگوں پر اس خالص دینی معاملہ میں اعتماد کرنا اپنے اور بچوں سے کھیلنے کے مترادف ہے۔

اس پر دم نہیں

انور منصور' جدہ (سعودی عرب)

س:...... میں جدہ میں مقیم ہوں' میں نے یہاں حج کا فریضہ بھی انجام دیا ہے۔ حج کے پہلے دن غلطی سے میں نے ایک مچھر کو ماردیا' کیا اس پر بھی کوئی دم ہے؟

ج:...... اس پر کوئی دم وغیرہ نہیں ہے۔

قطع تعلق نہ کریں

امبرین حمید' لاہور

س:...... میرے شوہر کا اپنے ماموں سے جھگڑا ہوا اور اس کے ماموں نے ہاتھ بھی اٹھایا' اب وہ اپنے ماموں سے ناراض ہیں اور مجھے بھی منع کیا ہے کہ ان سے بات مت کرو' اس کے ساتھ میرے والدین کو بھی منع کیا ہے کہ ان کے ماموں سے قطع تعلق کریں۔ ان کے ماموں میرے والد کے چچازاد بھائی بھی ہیں۔ اب میرا شوہر چاہتا ہے کہ میرے والد بھی تعلق نہ رکھیں اور مجھے سختی سے کہا ہے کہ اگر میرے والدین نے ان کے ساتھ تعلق رکھا تو وہ مجھے چھوڑ دیں گے یعنی میرا گھر تباہ ہوجائے گا' ان حالات میں میرے لئے کیا حکم ہے؟

ج:...... آپ کے شوہر کا محض اپنی ذات کے لئے قطع تعلق کرنا درست نہیں ہے' تاہم آپ قطع تعلق کی نیت تو نہ کریں مگر گھر بچانے کے لئے احتیاط کریں اور نیت رکھیں کہ اگر کبھی ملاقات ہوگئی تو ان سے مل لوں گی اور اگر ان کو کسی مدد کی ضرورت ہوگی تو مدد کروں گی۔ اس طرح کرنے سے ان شاء اللہ قطع تعلق کے وبال سے بچ جائیں گی۔

طلاق بالمعاوضہ خلع ہے

عائشہ بتول' کراچی

س:...... میں اپنے شوہر سے طلاق لے رہی ہوں' عدالت میں خلع کی درخواست نہیں دی' کیونکہ طلاق میں خود مانگ کر لے رہی ہوں' تو کیا اس کو خلع کہا جائے گا؟ اور مجھے خلع کی عدت گزارنی ہوگی یا نہیں؟

ج:...... اگر آپ طلاق کے عوض میں شوہر کو حق مہر معاف کردیں یا کسی معاوضہ کے بدلے طلاق لے لیں تو یہ خلع ہوگا۔ جس طرح طلاق کی عدت گزارنا ہوتی ہے' اسی طرح خلع کی بھی عدت ہوتی ہے۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
کراچی

مجلس ادارت

مولانا سید سلیمان یوسف بنوری — صاحبزادہ مولانا عزیز احمد

علامہ احمد میاں حمادی — مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مولانا قاضی احسان احمد

جلد:۳۰ ۱۰تا۲۴/ذوالحجہ۱۴۳۲ھ مطابق ۸تا۲۲/نومبر ۲۰۱۱ء شمارہ:۴۲،۴۳

اس شمارے میں!

قادیانی دھوکا دہی	۵	عبداللطیف طاہر
... کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں	۷	مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ
امیر المومنین حضرت عثمانؓ... فضائل و مناقب	۱۱	مولانا محمد رمضان لدھیانوی
عید قرباں	۱۳	جناب فاروق قریشی
قربانی کا جانور ذبح کرنے کا طریقہ	۱۶	محمد فرحان فاروق
۳۰ ویں ختم نبوت کانفرنس... آنکھوں دیکھا حال	۱۸	مولانا محمد علی صدیقی
ادعیہ ماثورہ کی ادبی حیثیت...	۲۱	مولانا محمد الیاس ندوی
خبروں پر ایک نظر	۲۳	ادارہ
اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے	۲۵	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

ضروری اعلان

عیدالاضحیٰ کی تعطیلات کے باعث شمارہ نمبر ۴۲، ۴۳ کو یکجا شائع کیا جارہا ہے۔

محترم قارئین اور ایجنسی ہولڈرز نوٹ فرمالیں۔ (ادارہ)

سرپرست

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ

مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ

مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر

محمد انور رانا

تزئین و آرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد

امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

زر تعاون بیرون ملک

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک

فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

چیک-ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت اکاؤنٹ نمبر 8-363 اور اکاؤنٹ نمبر 2-927 الائیڈ بینک بنوری ٹاؤن برانچ (کوڈ: 0159) کراچی پاکستان ارسال کریں۔

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

درسِ حدیث

دنیا سے بے رغبتی

بے مقصد باتوں سے پرہیز کی تاکید

ترجمہ:... ’’حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ میں سے ایک شخص کی وفات ہوئی تو کسی شخص نے (اسے مخاطب کرکے) کہا: ’’تجھے جنت کی خوشخبری ہو!‘‘ اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تجھے کیا خبر ہے؟ شاید اس نے کبھی کوئی بے مقصد لفظ بولا ہو، یا ایسی چیز کے دینے میں بخل کیا ہو جو کم نہیں ہوتی۔‘‘

(ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

ترجمہ:... ’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ایک یہ ہے کہ وہ ایسی چیزوں کو ترک کردے جو اس کے (دین یا دُنیا کے) کام کی نہیں۔‘‘ (ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

ترجمہ:... ’’حضرت علی بن حسین رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک آدمی کے اسلام کی خوبی میں سے ایک یہ ہے کہ غیر مفید باتوں کو ترک کردے۔‘‘

(ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

جو باتیں یا کام شرعاً ممنوع نہیں، ان کو ’’مباح‘‘ کہا جاتا ہے، یعنی ان کا کرنا جائز ہے، پھر مباحات کی دو قسمیں ہیں، بعض تو وہ ہیں جن میں دین کا یا دُنیا کا کوئی فائدہ ہو، اور بعض ایسی بے مقصد اور بے فائدہ ہیں جن میں نہ دُنیا کا نفع ہو، نہ آخرت کا۔ ایسی چیزوں کو ’’لایعنی‘‘ کہا جاتا ہے، اور ان ارشاداتِ طیبہ میں ایسی لایعنی اور بے مقصد باتوں کے چھوڑنے کی ترغیب دی گئی ہے، اس لئے کہ آدمی کی زندگی بے مقصد چیز نہیں کہ اسے بے مقصد باتوں میں کھویا جائے، یہ بہت ہی قیمتی چیز ہے اس لئے اس کو زیادہ سے زیادہ قیمتی بنانا ہی عقل مندی ہے، اس لئے ایک مسلمان کے اسلام کا حسن اور خوبی اسی میں ہے کہ اپنے اوقاتِ عزیز کو بے مقصد چیزوں اور باتوں میں ضائع ہونے سے بچائے اور اس خداداد نعمت کی صحیح قدر پہچانے۔

جو شخص شغلِ بے کاری میں مشغول ہوکر اپنے اوقات ضائع کرتا ہے، قیامت کے دن اس کو حسرت و افسوس کا سامنا کرنا پڑے گا، اور ہوسکتا ہے کہ اس سے اس پر مناقشہ بھی کیا جائے کہ زندگی کے اوقات کو بے کار ضائع کرکے اس نعمت کی ناقدری و ناشکری کیوں کی؟

اسی بنا پر جب ایک صحابیؓ نے فوت ہونے والے کو جنت کی مبارک باد دی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو یہ کہہ کر ٹوک دیا کہ تجھے کیا خبر؟ شاید اس نے کبھی کوئی بے مقصد لفظ بولا ہو جس پر اس سے مناقشہ کیا جائے، یا اس نے کسی ایسی چیز کے دینے میں بخل سے کام لیا ہو جو خرچ کرنے سے کم نہیں ہوتی، مثلاً: علم کی بات بتانا، یا ضرورت مند کو آگ دے دینا۔

اس حدیثِ پاک سے جہاں یہ بات معلوم ہوئی کہ بے مقصد باتیں کرنا اور ایسی چیزوں میں بخل کرنا بُری بات ہے، وہاں یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ مرنے والے کی تعریف میں مبالغہ نہ کیا جائے، اور نہ اس کے جنتی ہونے کا قطعی حکم لگایا جائے، ہاں! ایک مسلمان کے بارے میں نیک گمان رکھنے کا حکم ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت وفضل سے اس کی بخشش فرمادی ہوگی۔

کم گوئی کا بیان

ترجمہ:... ’’حضرت بلال بن الحرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: بے شک تم سے ایک آدمی اللہ تعالیٰ کی رضامندی کا لفظ کہہ دیتا ہے، اس کو یہ گمان بھی نہیں ہوتا کہ وہ کس مرتبے

مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

کو پہنچے گا، مگر اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کلمے کی بدولت ہمیشہ کے لئے اپنی رضامندی لکھ دیتے ہیں، اور بے شک تم میں سے ایک شخص اللہ تعالیٰ کی ناراضی کی بات کہہ دیتا ہے، اس کو یہ خیال بھی نہیں ہوتا کہ یہ بھی کوئی ناراضی کی بات ہوگی، مگر اللہ تعالیٰ اس شخص کے لئے اس لفظ کی وجہ سے قیامت تک اپنی ناراضی لکھ دیتے ہیں۔‘‘

(ترمذی ج:۲ ص:۵۵)

حدیث کا مضمون واضح ہے کہ بعض اوقات آدمی بعض الفاظ کو معمولی سمجھ کر کہہ دیتا ہے، حالانکہ وہ معمولی نہیں ہوتے، بلکہ ان کی وجہ سے اس شخص کے لئے اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی یا ناراضی کا فیصلہ فرمادیتے ہیں، اس لئے آدمی کو اپنی زبان بڑی احتیاط سے استعمال کرنی چاہئے۔ حضرات صوفیہ کرام قدس اللہ اسرارہم نے مجاہدۂ نفس کے چار شعبے قرار دئیے ہیں۔

۱:... قلتِ کلام، ۲:... قلتِ طعام، ۳:... قلتِ منام، ۴:... قلتِ اختلاط مع الانام، یعنی کم کھانا، کم سونا، کم بولنا اور لوگوں سے کم ملنا، مولانا رومیؒ فرماتے ہیں:

چشم بند، گوش بند و لب بہ بند
گر نہ بینی نورِ حق بر ما بہ خند

واقعی جب تک آدمی فضولیات ولغویات سے چشم بندی، گوش بندی اور لب بندی نہ کرے، وہ نہ دُنیا کے کسی کام کا ہے، نہ دین کے۔ زبان، حق تعالیٰ شانہٗ کی بہت بڑی نعمت ہے جو انسان کو عطا کی گئی ہے، اس کی قدر ان سے پوچھنا چاہئے جو اس نعمت سے محروم ہیں، لیکن اسی زبان کو جب آدمی فضول باتوں میں استعمال کرنے لگے تو اس سے بڑھ کر انسان کا کوئی دشمن نہیں! دُنیا میں جس قدر شر و فساد پھیلا ہے، آپ غور کریں گے تو اس کا بیشتر حصہ زبان کی پیداوار نظر آئے گا، حق تعالیٰ اپنی پناہ میں رکھیں۔ ☆☆☆

اداریہ

عبداللطیف طاہر

قادیانی دھوکا دہی!

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمدللہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفی

کچھ عرصہ سے قادیانیوں کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور احمد دنیا کو یہ یقین دلانے میں مصروف ہیں کہ وہ عقیدہ ختم نبوت پر ایمان رکھتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو نبی نہیں مانتے۔ امریکا کے مختلف اخبارات میں بڑے بڑے اشتہارات کے ذریعے وہ اپنے اصل عقائد کو گول مول انداز میں پیش کر کے دنیا والوں کو دھوکا دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ عقیدۂ ختم نبوت کی من گھڑت تاویلات سے اپنے عقیدہ کا دفاع کرنے کی مذموم کوششیں کی جارہی ہیں۔ قادیانیوں کے اصل عقائد کیا ہیں؟ اہم اہل عقل و دانش کے سامنے پیش کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ ''اسلام'' کے نام پر یہ دنیا کو کس طرح فریب دیتے ہیں۔

مرزا غلام احمد قادیانی اور ان کی جماعت کا یہ عقیدہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری بعثت کا مظہر ہونے کی بنا پر بعینہٖ ''محمد رسول اللہ'' بن گئے ہیں اور وہ تمام اوصاف و کمالات جو پہلی بعثت میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس میں پائے جاتے تھے اب وہ بروزی رنگ میں پورے کے پورے مرزا غلام احمد قادیانی میں منتقل ہو چکے ہیں۔ ان کے بے شمار حوالوں میں سے چند حوالے درج ذیل ہیں:

۱:... مرزا غلام احمد قادیانی لکھتا ہے:

''میں بارہا بتلا چکا ہوں کہ میں بموجب آیت ''وآخرین منهم لما یلحقوا بهم'' بروزی طور پر وہی نبی خاتم الانبیاء ہوں۔'' (ایک غلطی کا ازالہ' خزائن ج:۱۸' ص:۲۱۲)

۲:... ''پس چونکہ میں اس کا رسول یعنی فرستادہ ہوں' مگر بغیر نئی شریعت اور نئے دعوے اور نئے نام کے' بلکہ اسی نبی کریم خاتم الانبیاء کا نام پا کر اور اسی میں ہو کر اور اسی کا مظہر بن کر آیا ہوں۔'' (نزول المسیح' ص:۲' خزائن ج:۱۸' ص:۲۸۰'۲۸۱)

۳:... ہلاک ہوئے وہ جنہوں نے ایک برگزیدہ رسول (مرزا غلام احمد قادیانی) کو قبول نہ کیا' مبارک ہے وہ جس نے مجھے پہچانا' میں خدا کی سب راہوں میں آخری راہ ہوں اور میں اس کے سب نوروں سے آخری نور ہوں' بدقسمت ہے وہ جو مجھے چھوڑتا ہے کیونکہ میرے بغیر سب تاریکی ہے۔'' (کشتی نوح' ص:۵۶' خزائن ج:۱۹' ص:۶۱)

۴:... ایک جگہ لکھتا ہے:

''مجھے بروزی صورت میں نبی اور رسول بنایا ہے اور اسی بنا پر خدا نے بارہا میرا نام نبی اللہ اور رسول اللہ رکھا مگر بروزی صورت

میں میرا نفس درمیان نہیں ہے' بلکہ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہے' اسی لحاظ سے میرا نام محمد اور احمد ہوا' پس نبوت اور رسالت کسی دوسرے کے پاس نہیں گئی' محمد کی چیز محمد کے پاس ہی رہی۔'' (ایک غلطی کا ازالہ' خزائن ج:۱۸' ص:۲۱۶)

۵:... مرزا قادیانی اپنے آپ کو آیت: ''ھو الذی ارسل رسولہ....'' کا مصداق قرار دیتے ہوئے لکھتا ہے:

''اور مجھے بتلایا گیا کہ تیری خبر قرآن وحدیث میں موجود ہے اور تو ہی اس آیت کا مصداق ہے کہ: ھو الذی ارسل رسولہ... کلہ۔'' (اعجاز احمدی' ص:۷' خزائن' ج:۱۹' ص:۱۱۳)

۶:... ایک غلطی کا ازالہ میں مرزا قادیانی لکھتا ہے:

''محمد رسول اللّٰہ والذین معہ اشداء علی الکفار رحماء بینھم'' اس وحی الٰہی میں میرا نام محمد رکھا گیا اور رسول بھی' محمد رسول اللہ میں ہوں۔'' (نعوذ باللہ) (روحانی خزائن' ج:۱۸' ص:۲۰۷)

۷:... ایک جگہ لکھتا ہے:

''اور خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لئے کہ میں اس کی طرف سے ہوں' اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کئے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہوسکتی ہے۔'' (چشمہ معرفت' ص:۳۱۷' خزائن ج:۲۳' ص:۳۳۲)

۸:... مرزا قادیانی نے اپنی وحی' نبوت اور مسیحیت پر تقریر کرتے ہوئے کہا:

''اوائل میں میرا یہی عقیدہ تھا کہ مجھ کو مسیح ابن مریم سے کیا نسبت ہے؟ وہ نبی ہے اور خدا کے بزرگ مقربین میں سے ہے' اور اگر کوئی امر میری فضیلت کی نسبت ظاہر ہوتا تو میں اس کو جزئی فضیلت قرار دیتا تھا' مگر بعد میں جو خدا تعالیٰ کی وحی بارش کی طرح میرے پر نازل ہوئی' اس نے مجھے اس عقیدہ پر قائم نہ رہنے دیا اور صریح طور پر نبی کا خطاب مجھے دیا۔'' (حقیقۃ الوحی' ص:۱۴۹' ۱۵۰)

۹:... ''اور خدا نے آج سے بیس برس پہلے براہین احمدیہ میں میرا نام محمد اور احمد رکھا ہے اور مجھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود قرار دیا ہے' پس اس طور سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خاتم الانبیاء ہونے میں' ''میری نبوت'' سے کوئی تزلزل نہیں آیا' کیونکہ ظل اپنے اصل سے علیحدہ نہیں ہوتا۔'' (خزائن ج:۱۸' ص:۲۱۲)

۱۰:... مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر احمد لکھتا ہے:

''ہر ایک ایسا شخص جو موسیٰ کو تو مانتا ہے مگر عیسیٰ کو نہیں مانتا' یا عیسیٰ کو مانتا ہے' محمد کو نہیں مانتا' یا محمد کو مانتا ہے پر مسیح موعود (مرزا قادیانی) کو نہیں مانتا وہ نہ صرف کافر بلکہ پکا کافر اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔'' (کلمۃ الفصل' ص:۱۱۰)

درج بالا حوالہ جات سے واضح ہے کہ مرزا مسرور احمد قادیانی کی وضاحتیں اور یقین دہانیاں حقائق کی دنیا میں کوئی وزن نہیں رکھتیں' اپنے عقائد و نظریات پر اصرار اور اسلام کے بارے میں من مانی تاویلات اور دجل وتلبیس سے قادیانیت کی گرتی ہوئی دیوار کو سہارا نہیں دیا جاسکتا' اہل دنیا کو تو دھوکا دیا جاسکتا ہے' مگر خدا تعالیٰ کے سامنے یہ تاویلیں کام نہیں دیں گی۔

ہم مرزا صاحب سے عرض کریں گے کہ انصاف و دیانت کا تقاضا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا دامن چھوڑ کر حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے دامن رحمت سے وابستہ ہو جائیں اور اپنے موجودہ عقائد سے برأت کا اعلان کردیں۔ اللہ تعالیٰ ایمان کی دولت نصیب فرمائے۔ آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

زبان اور رنگ ونسل کی بنیاد پر

کسی کو نقصان پہنچانا جائز نہیں

عیدالفطر کے عظیم الشان اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے حضرت مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ نے مسلمانوں کو باہمی منافرت سے بچنے اور الفت ومحبت کے ساتھ رہنے کی موثر تلقین فرمائی۔ اپنے قارئین کے استفادے کے لئے یہ خطاب شائع کیا جارہا ہے۔ (ادارہ)

ضبط: مولوی وکیل احمد

مولانا مفتی محمد تقی عثمانی مدظلہ

حمد وصلوٰۃ کے بعد حضرت مفتی صاحب مدظلہ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا واجب ہے:

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اس عید کو ہم سب کے لئے، پورے ملک وملت کے لئے، عالم اسلام کے لئے اور پوری امت اسلامیہ کے لئے برکتوں اور رحمتوں کی عید بنائے، حقیقت یہ ہے کہ اس پر اللہ جل شانہ کا جتنا شکر ادا کرنا چاہیں اس کا حق ادا نہیں ہوسکتا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے ہمیں رمضان کا مقدس مہینہ عطا فرمایا اور اس مہینہ میں اپنے فضل وکرم سے روزے رکھنے کی، تراویح پڑھنے کی اور قرآن کریم کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائی۔

انعام کی رات:

اللہ تبارک وتعالیٰ نے عید کا یہ دن رمضان کی عبادتوں کے انعام کے طور پر مقرر فرمایا ہے، عید کی جو رات گزری ہے اسے حدیث میں ''لیلۃ الجائزہ'' قرار دیا گیا ہے یعنی یہ انعام کی رات ہے، اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں اور نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتیوں نے خدا تعالیٰ کے حکم کی تعمیل اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع میں رمضان میں جو عبادت کی اللہ تعالیٰ اس کے صلہ میں اس رات میں مومنوں کو انعام عطا فرماتے ہیں۔

محنت کا صلہ:

مسلمان جب عیدگاہ میں عید کی نماز کے لئے جمع ہوتے ہیں تو اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فرشتوں کو خطاب کرکے فرماتے ہیں کہ: ''اے میرے فرشتو! یہ بتاؤ اگر کسی مزدور نے اپنا کام پورا کرلیا ہو تو اس کا کیا انعام ہونا چاہئے؟ فرشتے جواب میں کہتے ہیں کہ یا اللہ! جس مزدور نے اپنی محنت پوری کرلی، اپنا کام پورا کرلیا اس کا صلہ یہ ہونا چاہئے کہ اس کی پوری کی پوری اجرت اس کو ادا کی جائے، اس کے بعد اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتے ہیں کہ عیدگاہ کے اندر جو مسلمان جمع ہیں ان کے ذمہ، میں نے جو عبادت فرض کی تھی انہوں نے وہ عبادت مکمل طور پر ادا کردی اور آج یہاں اس میدان عید میں میرے پاس جمع ہوئے ہیں اور مجھ سے دعائیں مانگ رہے ہیں، میں اپنی عزت کی قسم کھاتا ہوں، میں اپنے جلال کی قسم کھاتا ہوں، میں اپنی کبریائی کی قسم کھاتا ہوں، میں اپنی رفعت مکان کی قسم کھاتا ہوں کہ آج میں ان سب کی دعائیں قبول کروں گا اور جب یہ عیدگاہ سے واپس جائیں گے تو اس طرح جائیں گے کہ ان سب کی مغفرت ہوچکی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیتے ہیں:

صرف اتنا ہی نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ ان کی سیئات یعنی خطاؤں کو بھی میں اچھائیوں سے بدل دوں گا اور جب یہاں سے واپس جائیں گے تو ان کی مغفرت ہوچکی ہوگی، اتنی عظیم بشارت ہے، اتنا عظیم انعام ہے جو اللہ تعالیٰ عید کے موقع پر اپنے بندوں کو عطا فرماتے ہیں، یہ ہماری خوش نصیبی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے رمضان کا مہینہ مکمل کرنے کے بعد اپنی ساری نااہلیوں کے باوجود، اپنی ساری خطاؤں کے باوجود ہمیں اپنی بارگاہ میں اپنی رحمت کے مناسب انعام لینے کے لئے جمع کیا، ہم اپنی ذات میں کسی انعام کے مستحق نہیں ہیں، ہم کیا ہماری عبادتیں کیا، ہمارے روزے کیا، ہماری تراویح کیا، ہمارا ذکر وتسبیح کیا، لیکن یہ ان کی رحمت ہے کہ وہ اپنے فضل وکرم سے فرماتے ہیں کہ میں ان کی سیئات کو بھی حسنات یعنی نیکیوں میں تبدیل کردوں گا۔

عمل میں کوتاہی بھی نیکی سے بدل دی جائے گی:

علماء کرام نے فرمایا ہے کہ یہاں سیئات سے مراد گناہ بھی ہوسکتے ہیں اور یہ بھی مراد ہوسکتا ہے کہ روزے رکھنے میں، تراویح پڑھنے میں، قرآن کریم کی تلاوت میں جو کوتاہیاں ہوئیں، جو غلطیاں ہوئیں، جو حق تلفیاں ہوئیں اللہ تبارک وتعالیٰ ان ساری حق تلفیوں کو معاف فرماکر ان کو حسنات یعنی نیکیوں کے دائرے میں لکھ دیں گے ''یبدل اللّٰہ سیاتھم حسنات'' تو عید کا دن ہمارے لئے بڑی ہی خوشی کا، بڑی ہی سعادت کا اور بڑی ہی خوش نصیبی کا دن ہوتا ہے کہ اللہ

تبارک وتعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیں انعام عطا کرنے کے لئے عیدگاہ میں جمع فرماتے ہیں۔

اس موقع پر دو تین باتیں سمجھنے کی ضرورت ہے

پہلی بات تو یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے رمضان کا مہینہ اور اس کے بعد عید کا دن ہمیں اس لئے عطا فرمایا کہ سال کے گیارہ مہینوں میں ہم نے اپنے وجود میں جو گندگیاں جمع کی تھیں اللہ تبارک وتعالیٰ رمضان کی اس بھٹی سے گزار کر ان گندگیوں کو صاف فرماتے ہیں اور عید کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ یہ فرما کر کہ میں ان سب کی مغفرت کرکے واپس بھیجوں گا ہمیں اس طرح بنادیتے ہیں جیسے ہم آج ماں کے پیٹ سے پیدا ہوئے ہوں۔

اپنے صاف ستھرے وجود پر گناہوں کا داغ نہ لگنے دیں:

اللہ تعالیٰ بندوں کو اس طرح بنادیتے ہیں جیسے ایک میلا کپڑا' کسی دھوبی کے پاس جانے کے بعد پاک صاف اور ستھرا' چٹا ہوجاتا ہے اسی طرح اللہ تبارک وتعالیٰ عید کے دن مسلمانوں کو پاک صاف اور چٹا بنادیتے ہیں' اب دیکھنے کی بات یہ ہے کہ کپڑا جتنا صاف ہو' جتنا دھلا ہوا ہو' جتنا چمکدار ہو اس پر اگر کوئی داغ لگ جائے تو وہ داغ بھی اتنا ہی بُرا لگتا ہے' اگر ایک کپڑا میلا ہے' جس پر دس ہزار داغ لگے ہوئے ہیں اس پر اگر ایک داغ اور لگ جائے تو وہ اتنا بُرا نہیں لگے گا' لیکن اگر کپڑا ایسا ہے جو ابھی دھل کر آیا ہے اور نیا اور صاف اور چٹا کپڑا ہے' اس کے اوپر اگر ایک چھوٹا سا داغ بھی لگ جائے گا تو وہ داغ بہت بُرا لگے گا۔

''عید'' زندگی کے ایک نئے موڑ کا دن:

ایک طرح سے اگر دیکھا جائے تو آج ہماری ایک نئی زندگی شروع ہورہی ہے' ایک نیا دور شروع ہورہا ہے تو ہمیں اس بات کا لحاظ رکھنے کی ضرورت ہے کہ اس پاک صاف اور سفید چٹے وجود کے اوپر گناہوں کے داغ نہ لگیں' اللہ تعالیٰ کی نافرمانیوں کا داغ نہ لگنے پائیں اور جس طرح رمضان میں اللہ تعالیٰ کے حکم کی خاطر ہم نے اپنا کھانا چھوڑ دیا تھا' پینا چھوڑ دیا تھا' جنسی خواہشات کو چھوڑ دیا تھا' اب اللہ تبارک وتعالیٰ نے اگرچہ ہمارے لئے کھانا حلال کردیا' پینا حلال کردیا لیکن جو چیزیں گناہ ہیں' معصیتیں ہیں ان کو اپنی آنے والی زندگی میں اسی طرح چھوڑیں گے جیسے روزہ کی حالت میں ہم نے اللہ کے حکم کی خاطر کھانا پینا چھوڑ دیا تھا' عید کے دن کا ایک عظیم سبق تو یہ ہوا۔

امت مسلمہ سازشوں کے جال میں پھنسی ہوئی ہے:

دوسری بات جو عید کے ماحول میں بہت ہی زیادہ اہمیت کی حامل ہے وہ بڑی دردمندی کے ساتھ میں آپ حضرات کے سامنے پیش کرنا چاہتا ہوں اور وہ یہ کہ اللہ تبارک وتعالیٰ کا فضل و کرم ہے کہ اس نے رمضان کا مبارک مہینہ عطا فرمایا اور عید کی نماز کے لئے عیدگاہ کے میدان میں مغفرت کرنے کے لئے دعائیں قبول کرنے کے لئے جمع فرمایا' یہ اس کا فضل و کرم ہے لیکن افسوس ہے کہ ہمارا یہ رمضان اس حالت میں گزرا ہے اور صرف ہمارا ہی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا رمضان اور عید ایک ایسی حالت میں آرہی ہے کہ جب ہمارا شہر' ہمارا ملک اور پورا عالم اسلام مسائل کے جال میں پھنسا ہوا ہے' مشکلات کے جال میں پھنسا ہوا ہے' دشمنوں نے ہمارے لئے طرح طرح کی سازشوں کے جو جال تیار کئے ہیں' ان میں خود ہم اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے' اپنی نادانیوں کی وجہ سے' اپنی مفاد پرستیوں کی وجہ سے پھنسے ہوئے ہیں اور اس کا نتیجہ یہ ہے کہ رمضان جیسے مقدس مہینے کے اندر بھی وحشت اور بربریت اور درندگی کے ایسے مناظر سامنے آئے ہیں' جن کا کبھی تصور بھی نہیں کیا جاسکتا تھا' مسلمان نے مسلمان کو ذبح کیا ہے' اس کے ہاتھ پاؤں' ناک کان کاٹے ہیں۔

کافروں کا مثلہ بھی حرام ہے:

نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کافروں کے خلاف جہاد کے لئے جب کوئی لشکر بھیجتے تھے تو مستقل طور پر ہدایت فرماتے تھے کہ ''لا تقتلوا ولیدا ولا امراۃ ولا شیخا فانیا ولا تمثلوا ولا تغدروا'' ... خبردار! کسی بچے کو نہ مارنا' کسی عورت کو قتل مت کرنا' کافر عورت کو' دشمنوں کی عورت کو' دشمنوں کے بچے کو' کسی بوڑھے کو قتل نہ کرنا اور اگر کوئی جوان تمہارے مقابلے پر آیا ہوا ہے اور اس کو قتل کرنے کی نوبت آئے تو بھی مثلہ نہ کرنا' یعنی اس کے ہاتھ' پاؤں' ناک' کان کو کاٹنا تمہارے لئے حرام ہے' کافر جو کہ دشمن ہیں اور تلوار لے کر مسلمانوں پر ظلم و ستم ڈھانے کے لئے میدان جنگ میں اترے ہوئے ہیں ان کے بارے میں بھی حکم یہ تھا کہ ان کا مثلہ نہ کرنا' ان کے ہاتھ پاؤں نہ کاٹنا' ان کے ناک کان کو نہ کاٹنا' وہ کافر جو مسلمانوں پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ رہے تھے' ان کے خلاف جہاد کے دوران بھی نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ہدایت بیان فرمائی تھی۔

مسلمان کو قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے:

کافروں کے خلاف جہاد کے دوران تو یہ حکم تھا مگر رمضان کے اس مقدس مہینے میں مسلمان نے مسلمان کا مثلہ کیا' مسلمان نے مسلمان کو ذبح کیا' مسلمان نے مسلمان کو گولیوں سے چھلنی کیا اور اس کا مثلہ کرکے بوریوں میں بند کرکے' اس کی لاشیں پھینکیں' اس پر اگر ہم شرم سے ڈوب مریں تو بھی کم ہے' یہ دشمنوں کی سازش ہے' جس کا ہم اس قدر شکار ہوگئے ہیں کہ اس کی بُرائی بھی دل سے مٹ رہی ہے' انسانی جان کو مکھی مچھر سے زیادہ بے حقیقت قرار دے دیا گیا ہے' مکھی مچھر کو مارتے ہوئے بھی انسان کو کبھی خیال آجاتا ہے کہ یہ اللہ کی مخلوق ہے' لیکن انسان کو قتل کرتے ہوئے' انسانوں کے بچوں کو مارتے ہوئے ہماری کوئی رگ حمیت نہیں پھڑکتی' کوئی غیرت نہیں جاگتی' انسانیت کا کوئی خیال دل میں پیدا نہیں ہوتا' اس

حالت میں ہم نے یہ رمضان گزارا ہے اور نہ جانے ہمارے کتنے بھائیوں اور بہنوں کے خاندان اجڑے ہیں' اُن کے گھروں میں صفِ ماتم بچھی ہوئی ہے' یہ اس لئے کہ ہم نے ایک دوسرے کے ساتھ ایسا معاملہ کیا ہے جو جنگجو کافر حربی کے ساتھ بھی جائز نہیں ہے۔ یہ بہت بڑا اجتماعی گناہ اور بہت بڑا اجتماعی جرم ہے' اللہ تعالیٰ ہمیں اس سے توبہ کی توفیق دے۔ آمین

کسی کو کسی پر کوئی فوقیت نہیں:

ہم لوگ نبی کریم سرور دو عالم محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کو پس پشت ڈال کر ذاتی' سیاسی' متعصبانہ رنگ و نسل پر مبنی خیالات اور جذبات کے اندر بہے جا رہے ہیں' نبی کریم سرور دو عالم مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے میدان میں ایک عظیم الشان خطبہ ارشاد فرمایا تھا' انسانیت کا منشور اعظم نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا اور اس میں یہ اعلان فرمایا تھا کہ آج جاہلیت کی تمام رسمیں میں نے اپنے پاؤں تلے روند دی ہیں' ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا مجمع ہے اور آپ اس میں یہ فرما رہے ہیں: "اے مسلمانو! میری بات غور سے سنو! مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ تم دوبارہ بت پرستی میں مبتلا ہو جاؤ گے' اللہ نے تمہیں بت پرستی سے نجات دی' توحید کی نعمت عطا فرمائی' اسلام کی دولت بخشی' مجھے اس بات کا اندیشہ نہیں ہے کہ میرے جانے کے بعد دوبارہ بت پرستی میں مبتلا ہو جاؤ گے' بتوں کے آگے جھکنا شروع کر دو گے لیکن مجھے تمہارے بارے میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ خود تمہارے درمیان تلوار چل جائے اور ایسا نہ ہو کہ تم ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگو' جو لوگ موجود ہیں وہ میری یہ بات سن کر ان تمام مسلمانوں تک پہنچا دیں جو اس وقت موجود نہیں ہیں کہ آج سے اللہ تعالیٰ نے جاہلیت کے تمام نعروں کو میرے پاؤں تلے روند دیا ہے' اور میں تم کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے نزدیک کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم عرب کے اعلیٰ ترین خاندان سے تعلق رکھتے تھے مگر آپ نے فرمایا کہ آج میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ کسی عربی کو کسی عجمی پر کوئی فضیلت نہیں ہے' کسی گورے کو کسی کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہے' تم سب آدم علیہ السلام کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے پیدا ہوئے تھے' تم سب بھائی بھائی ہو' ہاں اگر کسی کو کسی پر فضیلت حاصل ہے تو وہ تقویٰ کی وجہ سے ہے' تم میں سے جو شخص زیادہ تقویٰ رکھنے والا ہوگا' اللہ سے زیادہ ڈرنے والا ہوگا' اللہ کے حکموں پر زیادہ چلنے والا ہوگا وہ تم میں زیادہ فضیلت والا ہوگا' لیکن کوئی عربی کسی عجمی پر کوئی فوقیت نہیں رکھتا' کوئی رنگ و نسل والا دوسرے رنگ و نسل والے پر کوئی فضیلت نہیں رکھتا' یہ فرما کر آپ نے آسمان کی طرف نگاہ مبارک اٹھائی اور فرمایا: اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا' میرا فرض یہ تھا کہ میں ان لوگوں کو آگاہ کر دوں تو اے اللہ! میں نے پہنچا دیا' اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا' اے اللہ! کیا میں نے پیغام پہنچا دیا۔" تین مرتبہ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

عید الاضحیٰ کا خطبہ:

حجۃ الوداع کے موقع پر عرفات کے دن آپ یہ بات ارشاد فرما چکے تھے' آپ نے دوسرا خطبہ اس سے اگلے دن دس ذوالحجہ کو منیٰ میں دیا اور یہ عید کا دن تھا' عید کے دن یعنی یوم النحر کو عید کا خطبہ تو ہوتا ہے لیکن کوئی خطبہ الگ سے حج کا نہیں ہوتا' حج کا خطبہ صرف عرفات کے دن ہوتا ہے' لیکن سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم پر دن رات اپنی امت کی جو فکر سوار تھی' اس کی وجہ سے عید کے دن آپ نے دوبارہ لوگوں کو جمع کیا اور دوبارہ جمع کر کے لوگوں سے پوچھا کہ ذرا مجھے بتاؤ! آج کون سا دن ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے فرمایا: "اللہ و رسولہ اعلم" آپ نے فرمایا کہ کیا آج عید کا دن نہیں ہے' صحابہ نے فرمایا: ہاں! آج عید کا دن ہے' آپ ﷺ نے فرمایا: اچھا یہ جگہ کون سی ہے؟ یہ شہر کون سا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے بتایا کہ یہ حدود حرم کا علاقہ ہے (منیٰ حدود حرم میں ہے) فرمایا کہ یہ مہینہ کون سا ہے؟ صحابہ کرامؓ نے کہا: ذوالحجہ کا مہینہ ہے' آپ ﷺ نے فرمایا کہ ذوالحجہ کا مہینہ حرمت والے مہینوں میں داخل ہے' تو آج یہ دن بھی حرمت والا' یہ جگہ بھی حرمت والی' یہ مہینہ بھی حرمت والا آج میں تم سے کھلم کھلا یہ بات کہتا ہوں کہ مسلمانوں میں سے ہر ایک کی جان' اس کا مال اس کی آبرو اتنی ہی حرمت رکھتی ہے' جتنی حرمت آج کے دن کی ہے' جتنی حرمت آج اس جگہ "حدود حرم" کی ہے' جتنی حرمت ذوالحجہ کے اس مہینہ کی ہے' لہٰذا خدا کے لئے اس حرمت کو پامال نہ کرنا' کسی کی جان پر' کسی کے مال پر' کسی کی آبرو پر حملہ آور نہ ہونا' پھر آپ نے فرمایا: "الا فلیبلغ الشاھد الغائب" جو لوگ میری یہ بات سن رہے ہیں وہ میری یہ بات دوسروں تک پہنچا دیں' آخری حج کے موقع پر اتنی تاکید کے ساتھ آپ نے یہ بات ارشاد فرمائی۔

رنگ و نسل کے فتنے سے بچیں:

خطرہ بت پرستی کا نہیں' خطرہ اس بات کا ہے کہ شیطان تمہارے دلوں میں رنگ و نسل کے فتنے پیدا کرے گا' بھائی کو بھائی سے لڑائے گا اور کہے گا کہ تم فلاں قوم سے تعلق رکھتے ہو تم فلاں قوم سے تعلق رکھتے ہو اور ان کے درمیان آپس میں جنگ و جدال پیدا کرے گا' فرمایا کہ جزیرۂ عرب میں شیطان اپنی پرستش سے مایوس ہو چکا' اب شیطان کی عبادت یہاں پر نہیں کی جائے گی' لیکن شیطان تمہارے اندر یہ فتنے پیدا کرے گا کہ تم اردو بولنے والے ہو' تم پشتو بولنے والے ہو' تم سندھی بولنے والے ہو' تم بلوچی بولنے والے ہو' لہٰذا ان کے درمیان آپس میں رنجشیں پیدا

کر کے شیطان آپس میں لڑائی پیدا کرے گا۔

ایک مسلمان کی جان کی حرمت بیت اللہ کی حرمت سے بھی زیادہ ہے:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص ؓ روایت فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نبی کریم سرور دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بیت اللہ کا طواف کر رہا تھا' اسی دوران سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیت اللہ سے خطاب کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ: اے اللہ کے گھر! اے بیت اللہ! "ما اکرمک' ما اعظم حرمتک او کما قال ﷺ "اے بیت اللہ! تو کتنا مقدس ہے' اے بیت اللہ تیری عزت اور عظمت کتنی بڑی ہے' دو تین مرتبہ یہ بات ارشاد فرمائی' حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں سن رہا تھا کہ آپ بیت اللہ سے خطاب فرما رہے ہیں کہ تیری عزت بہت بڑی ہے' تیرا تقدس بہت بڑا ہے' تیری عظمت بہت بڑی ہے' لیکن ساتھ ہی پھر فرمایا: ایک چیز ایسی ہے جس کی حرمت' جس کا تقدس' جس کی عزت' اے بیت اللہ! تجھ سے بھی زیادہ ہے' حضرت عبداللہ بن عمرو کہتے ہیں کہ میں حیران ہوا کہ اس کائنات میں کون سی چیز ایسی ہوگی؟ جس کی حرمت اور تقدس بیت اللہ سے بھی زیادہ ہو تو سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہاں ایک چیز ایسی ہے جس کی عزت' حرمت' تقدس بیت اللہ سے بھی زیادہ ہے اور وہ ایک مسلمان کی جان' اس کا مال' اس کی آبرو ہے یعنی اگر کوئی شخص کسی مسلمان کی جان پر' اس کے مال پر' اس کی آبرو پر ناحق حملہ کرتا ہے تو وہ اس شخص سے زیادہ بدبخت ہے' زیادہ گناہ گار اور زیادہ مجرم ہے' جو معاذ اللہ بیت اللہ کو ڈھانے کی کوشش کرتا ہے۔

ہر مسلمان بیت اللہ کا محافظ ہے:

ذرا سوچیں تو سہی آج اگر کسی مسلمان کے سامنے خدانہ کرے' یہ بات آئے کہ کوئی بدبخت بیت اللہ کی طرف بُری نگاہ سے دیکھ رہا ہے اور اس کو خدانہ کرے منہدم کرنے کی فکر میں ہے تو کیا کوئی مسلمان خواہ وہ کتنا ہی گیا گزرا کیوں نہ ہو اسے برداشت کرے گا؟ وہ اپنی جان قربان کر دے گا' اپنی اولاد کو قربان کر دے گا لیکن بیت اللہ کی حرمت پر حرف نہیں آنے دے گا۔

دردمندانہ نصیحت:

میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کا واسطہ دے کر جس میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "ومن یقتل مؤمنا متعمداً فجزاء ہ جھنم خالداً فیھا" (النساء:۹۳) اور جو شخص کسی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کی سزا جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ رہے گا اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات کا واسطہ دے کر آپ سے انتہائی دردمندی کے ساتھ' انتہائی دل سوزی کے ساتھ یہ اپیل کرتا ہوں کہ خدا کے لئے دشمنوں کی سازشوں سے باخبر رہیں' اپنے دوستوں اور دشمنوں کو پہچانیں۔

ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے:

جو لوگ مسلمانوں کے درمیان نسلی اور لسانی تعصبات کو ہوا دے رہے ہیں' ان کی بات پر کسی وقت کان نہ دھریں اور ان سے اپنی برأت کا اظہار کریں' ہر مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے خواہ وہ کوئی بھی زبان بولنے والا ہو' کسی بھی جگہ کا رہنے والا ہو' کوئی بھی رنگ و نسل رکھتا ہو' سب اللہ کے بندے ہیں' سب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں' مسلمان تو درکنار ہمارے معاشرے میں جو غیر مسلم امن کے ساتھ رہتے ہیں اسلام نے ان کی جان کو بھی حرمت عطا کی ہے' ان کو مارنا اور ان کو قتل کرنا بھی حرام قرار دیا ہے' مسلمانوں کا معاملہ تو اور زیادہ سخت ہے۔

ایک نئی زندگی کا آغاز کیجئے:

خدا کے لئے ہوش میں آئیے! اس سے سوائے دشمن طاقتوں کے اور کسی کو فائدہ نہیں پہنچے گا' رمضان گزارنے کے بعد ہم عید کے دن اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں سجدہ ریز ہونے کے لئے جمع ہوئے ہیں' اللہ تبارک وتعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرنے کے لئے جمع ہوئے ہیں' اپنے گناہوں سے مغفرت مانگنے کے لئے جمع ہوئے ہیں' یوں سمجھیں کہ آج ہماری ایک نئی زندگی کا آغاز ہو رہا ہے' آج ہم ایک نئے دور میں داخل ہو رہے ہیں' آج یہاں جتنے لوگ موجود ہیں' ان میں بہت سے لوگ ایسے ہوں گے جن کا تعلق مختلف گروہوں سے' مختلف جماعتوں سے اور مختلف انجمنوں سے ہوگا' ان کا اپنا اپنا حلقہ اثر و رسوخ ہوگا' میں آپ سے اپیل کرتا ہوں کہ میدان عیدگاہ سے یہ عہد کر کے اٹھیں کہ جو دشمن مسلمانوں کو مسلمانوں سے لڑا رہے ہیں ہم ان کی سازشوں کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے اور جس دن مسلمانوں نے یہ عزم کر لیا کہ ہم ان دشمنوں کی سازشوں کا حصہ نہیں بنیں گے یقین رکھئے اللہ تبارک وتعالیٰ کی مدد آئے گا' "ان تنصروا اللہ ینصرکم ویثبت اقدامکم" (سورۂ محمد:۷) ... اگر تم اللہ (کے دین) کی مدد کرو گے تو وہ تمہاری مدد کرے گا اور تمہارے قدم جما دے گا... تمام لوگوں کی جانیں بے مقصد جارہی ہیں' محض دشمنیوں میں جارہی ہیں' لیکن اگر کوئی جان اللہ کے حکم کو نافذ کرنے میں چلی جائے تو وہ جان درحقیقت بڑی قیمتی جان ہے۔

امن وامان کی فضا پیدا کیجئے:

میرے بھائیو اور دوستو! آج میں آپ سے یہ اپیل کرتا ہوں کہ اللہ کے نام پر یہ عہد کر لیں کہ ان باہمی نفرتوں کو ختم کریں گے' ان کے اسباب کا ازالہ کریں گے اور امن وامان کی فضا پیدا کرنے کی کوشش کریں گے اور جو لوگ اس امن وامان کی فضا کو خراب کرنا چاہتے ہیں ان کے ساتھ کسی طرح کا تعاون نہیں کریں گے' اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے فضل وکرم سے اپنی رحمت سے ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

(بشکریہ ماہنامہ "البلاغ" کراچی' اکتوبر ۲۰۱۱ء)

فضائل ومناقب

امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

مولانا محمد رمضان لدھیانوی

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (ایک دن) احد پہاڑ پر چڑھے اور ابوبکرؓ و عمرؓ و عثمانؓ (بھی آپ کے ساتھ تھے) احد پہاڑ ان کی وجہ سے کانپنے لگا (اور اس میں حرکت پیدا ہوگئی) تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد! ٹھہر جا' ساکن ہوجا' اس وقت تیرے اوپر اللہ کا ایک نبی ہے اور ایک صدیق ہے اور دو شہید ہیں۔ (صحیح بخاری ۱/۵۲۳)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن) عثمان رضی اللہ عنہ کو مخاطب کرکے ارشاد فرمایا: اے عثمان! امید ہے کہ اللہ تعالیٰ تم کو ایک خاص قمیص پہنائے گا تو اگر لوگ اس قمیص کو تم سے اتروانا چاہیں تو ان کے کہنے سے تم اس کو نہ اتارنا....

(جامع ترمذی ۲/۲۱۲' سنن ابن ماجہ:۱۱)

ابوسہلہ سے روایت ہے کہ جس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کیا گیا اور وہ شہید کئے گئے' اس دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے مجھ کو بتلایا تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایک خاص وصیت فرمائی تھی' میں نے صبر کے ساتھ اس وصیت پر عمل کرنے کا فیصلہ کرلیا ہے...

(جامع ترمذی ۲/۲۱۲)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ایک دن اپنے خطاب میں) ایک عظیم فتنہ کا ذکر فرمایا اور عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا کہ: یہ بندہ اس فتنہ میں مظلومیت کے ساتھ شہید ہوگا۔

(جامع ترمذی ۲/۲۱۲)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام مسلم ابن سعید سے روایت ہے کہ (جس دن حضرت عثمانؓ شہید کئے گئے اس دن) انہوں نے بیس غلام آزاد کئے اور سراویل (پاجامہ) منگوایا (اور پہنا) اور اس کو بہت مضبوط باندھا اور اس سے پہلے بھی نہ زمانہ

حیات وخدمات کی جھلکیاں

۱:...پیدائش...۴۷ق ھ۔

۲:...آپؓ نے اسلام قبول کیا...۱۳ق ھ۔

۳:...حبشہ کو ہجرت کی...۸ق ھ۔

۴:...کنواں خرید کر مسلمانوں کے لئے وقف کیا...۱ھ۔

۵:...حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا...۴ھ۔

۶:...صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا سفیر بناکر مکہ بھیجا...۶ھ۔

۷:...غزوۂ تبوک کے ایک تہائی مصارف برداشت کئے...۹ھ۔

۸:...مجلس شوریٰ کے رکن اور خلیفہ کے مشیر خصوصی رہے...از ۱۱ھ تا ۲۳ھ۔

۹:...خلیفہ منتخب ہوئے...۲۳ھ۔

۱۰:...حضرت عمرؓ کی وصیت کے مطابق مغیرہ بن شعبہؓ کے بجائے سعد بن ابی وقاصؓ کو کوفہ کا گورنر بنایا...۲۴ھ۔

۱۱:...افریقہ اور ایشیا کوچک میں فتوحات حاصل ہوئیں' اسکندریہ کی بغاوت فرو کی گئی...۲۵ھ۔

۱۲:...حضرت سعد بن ابی وقاصؓ معزول کئے گئے اور ولید بن عقبہ کو کوفہ کا گورنر بنایا گیا...۲۶ھ۔

۱۳:...عمرو بن العاصؓ معزول کئے گئے' عبداللہ بن ابی سرح ان کے بجائے مصر کے گورنر ہوئے...۲۷ھ۔

۱۴:...حضرت امیر معاویہؓ نے جزیرۂ قبرص فتح کیا...۲۸ھ۔

۱۵:...والی بصرہ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ معزول ہوئے اور عبداللہ بن عامر گورنر ہوئے...۲۹ھ۔

۱۶:...افغانستان' ترکستان اور خراسان میں فتوحات ہوئیں...۳۰ھ۔

۱۷:...قیصر روم کے عظیم بحری بیڑہ کو شکست دی گئی' یزدگرد مارا گیا...۳۱ھ۔

۱۸:...حضرت امیر معاویہؓ نے قسطنطنیہ پر حملہ کیا اور عبداللہ بن عامر نے مرورود' طالقان' فاریاب اور جوزجان فتح کئے...۳۲ھ۔

۱۹:...ارض روم میں حصن المرۃ پر حملہ کیا گیا...۳۳ھ۔

۲۰:...طرابلس کی بغاوت کو فرو کیا گیا' عمال کی مجلس شوریٰ منعقد کی...۳۴ھ۔

۲۱:...تحقیقاتی وفود بھیجے گئے' حضرت عثمان شہیدؓ کردیے گئے...۳۵ھ۔

جاہلیت میں (یعنی اسلام لانے سے پہلے) پہنا تھا اور نہ اسلام لانے کے بعد کبھی پہنا تھا اور فرمایا کہ میں نے گزشتہ رات خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا اور آپ ﷺ کے ساتھ ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو بھی‘ ان حضرات نے مجھ سے فرمایا کہ عثمان! صبر پر قائم رہو تم کل ہمارے پاس روزہ افطار کرو گے۔ اس کے بعد آپ نے مصحف (قرآن مجید) منگوایا اور اس کو سامنے رکھ کر کھولا (اور تلاوت شروع کر دی) پھر اسی حال میں شہید کئے گئے کہ مصحف آپ کے سامنے تھا۔ (مسند احمد‘ مسند ابویعلیٰ موصلی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمانوں میں سے جس شخص نے سب سے پہلے حبشہ کی طرف ہجرت کی وہ عثمانؓ بن عفان تھے وہ اپنی اہلیہ محترمہ (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی حضرت رقیہ رضی اللہ عنہا) کو ساتھ لے کر حبشہ کے لئے روانہ ہوگئے (پھر طویل مدت تک) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان دونوں کے بارے میں کوئی خبر نہیں ملی تو آپ باہر تشریف لے جاتے اور خبر معلوم ہونے کا انتظار فرماتے اور کہیں سے خبر حاصل ہونے کی کوشش فرماتے تو قبیلہ قریش کی ایک خاتون ملک حبشہ سے (مکہ) آئی تو آپ ﷺ نے اس سے (ان کے بارے میں) دریافت فرمایا تو اس نے کہ: اے ابوالقاسم! میں نے ان دونوں کو دیکھا ہے‘ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: تم نے ان کو کس حال میں دیکھا تو خاتون نے کہا کہ میں نے عثمان رضی اللہ عنہ کو دیکھا انہوں نے (آپ ﷺ کی صاحبزادی) رقیہ کو آہستہ چلنے والے ایک حمار پر سوار کر دیا تھا اور وہ خود پیدل پیچھے چل رہے تھے‘ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ ان دونوں کے ساتھ رہے (اور ان کی حفاظت فرمائے) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا کہ (اللہ کے پیغمبر) لوط (علیہ السلام) کے بعد عثمان پہلے شخص ہیں‘ جنہوں نے اپنی بیوی کو ساتھ لے کر اللہ کی طرف ہجرت کی۔ (معجم کبیر طبرانی‘ بیہقی‘ ابن عساکر)

حضرت سعید بن میسب سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عثمانؓ بن عفان سے ملے اور وہ اس وقت بہت ہی غمزدہ اور سخت رنجیدہ تھے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ان کا یہ حال دیکھ کر) فرمایا: عثمان! تمہارا کیا حال ہے؟ انہوں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں کیا کسی شخص پر بھی ایسی مصیبت آئی ہے‘ جو مجھ پر آئی ہے؟ آپ ﷺ کی صاحبزادی جو میرے ساتھ تھیں (یعنی رقیہ رضی اللہ عنہا) وہ وفات پا گئیں‘ اللہ ان پر رحمت فرمائے‘ (اس صدمہ سے) میری کمر ٹوٹ گئی ہے اور آپ ﷺ سے دامادی کے رشتہ کا جو شرف مجھے نصیب تھا‘ اب وہ ہمیشہ کے لئے ختم ہوگیا (اور میں اس عظیم نعمت اور سعادت سے محروم ہوگیا) تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا کہ: عثمان! کیا تم ایسا ہی کہتے ہو (اور تمہیں اس کا صدمہ اور رنج ہے؟) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے عرض کیا یارسول اللہ! میں قسم کے ساتھ وہی عرض کرتا ہوں جو میں نے عرض کیا ہے (میرا یہی حال اور یہی احساس ہے) اسی درمیان کہ آپ ﷺ عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ گفتگو فرما رہے تھے‘ آپ ﷺ نے فرمایا کہ اے عثمان! یہ جبرائیل امین ہیں‘ یہ مجھے اللہ تعالیٰ کا حکم پہنچا رہے ہیں کہ میں اپنی بیٹی مرحومہ رقیہ کی بہن ام کلثوم کا نکاح تم سے کردوں‘ اسی مہر پر جو رقیہ کا تھا اور اسی کے مثل معاشرت پر‘ اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عثمان رضی اللہ عنہ کے ساتھ اپنی بیٹی ام کلثوم کا نکاح کردیا۔ (ابن عساکر)

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے بذریعہ وحی حکم دیا کہ میں اپنی دونوں عزیز بیٹیوں کا نکاح عثمان سے کروں۔ (ابن عدی‘ دار قطنی‘ ابن عساکر)

حضرت عصمۃ بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان صاحبزادی کا انتقال ہوگیا جو حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے نکاح میں تھیں (یعنی ام کلثوم) تو آپ نے لوگوں سے فرمایا کہ: آپ لوگ عثمان رضی اللہ عنہ کا نکاح کردیں‘ اگر میری کوئی تیسری بیٹی ہوتی تو میں اس کا نکاح بھی عثمان ہی سے کردیتا اور میں نے اپنی بیٹیوں کا نکاح عثمان سے وحی کے ذریعہ ملے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حکم ہی سے کیا تھا۔ (ابن عساکر)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دوسری صاحبزادی (ام کلثوم) کا انتقال ہوگیا... تو آپ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: اے عثمان! اگر میری دس بیٹیاں ہوتیں تو میں ان میں سے ایک کے بعد ایک کا (سب کا) تم سے نکاح کردیتا‘ کیونکہ میں تم سے بہت راضی اور خوش ہوں۔ (معجم اوسط طبرانی‘ افراد دار قطنی‘ ابن عساکر)

ثابت بن عبید سے روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں عرض کیا کہ میں مدینہ جانے والا ہوں‘ وہاں لوگ مجھ سے عثمان رضی اللہ عنہ کے بارے میں سوالات کریں گے تو (مجھے بتلا دیجئے) کہ میں ان کو کیا جواب دوں‘ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ان لوگوں کو جواب دیجیو اور بتلائیو کہ عثمان رضی اللہ عنہ‘ اللہ کے ان بندوں میں سے تھے (جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا ہے) وہ بندے جو ایمان لائے اور اعمال صالحہ کئے پھر انہوں نے تقویٰ اور کامل ایمان والی زندگی گزاری پھر تقویٰ اور احسان کا مقام ان کو حاصل ہوا اور اللہ تعالیٰ اپنے ان بندوں سے محبت و پیار فرماتا ہے جو مقام احسان پر فائز ہوں۔ (ابن مردویہ‘ ابن عساکر) ☆☆☆

عید قرباں

جناب فاروق قریشی

عید قرباں جس کے معنی ایسی خوشی اور مسرت ہے جو قربانی کے بعد حاصل ہو۔ بظاہر یہ بات عجیب سی معلوم ہوتی ہے کہ قربانی وایثار اور نثار وتصدق کے بعد مسرت کیسی؟ انسانی جبلت کا خاصہ یہ ہے کہ معمولی ملکیت سے محرومی بھی یاس وحسرت اور حزن و ملال کا باعث بنتی ہے چہ جائیکہ وہ اپنی بے عیب' چہیتی اور جاندار ملکیت کے خون بہا پر فرط مسرت سے کھل کھل جاتا ہے اور بے اختیار پکار اٹھتا ہے:

''میری نماز اور قربانی' میری زندگی
اور موت صرف اس اللہ کے لئے ہے جو
تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

یہ اعجاز صرف اسلام کو حاصل ہے کہ اس نے انسان کو عام ڈگر سے ہٹ کر کچھ حاصل کرنے کی بجائے قربانی کرنے کے بعد خوش رہنا سکھایا۔

اسلام میں دو عیدیں ہیں (اگرچہ یار لوگوں نے اس کا ضمیمہ بھی نکال لیا ہے) دونوں عیدیں جو انتہائی مسرت اور خوشی کا محل ہوتی ہیں' قربانی وایثار کے بعد میسر آتی ہیں۔ پہلی عید یعنی عیدالفطر مسلمانوں کی جانی' قربانی وایثار (روزہ رکھنا) کے بعد آتی ہے جبکہ دوسری عید' عید قربان مالی قربانی (جانوروں کا ذبیحہ) کی مقتضی ہے۔

''ان صلاتی ونسکی'' کا ترجمہ بعض مفسرین نے اسی لئے یہ کیا ہے کہ:

''میری جانی اور مالی عبادتیں میری
حیات وموت صرف اللہ کے لئے ہے جو
تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔''

علماء ومفسرین کے نزدیک جانی عبادت سے یہاں مراد روزہ اور مالی عبادات سے قربانی مراد ہے۔ قربانی کا معنی ومفہوم ہم نے جو سمجھ رکھا ہے وہ صرف اتنا ہے کہ کوئی جانور خرید کر عید کے روز ذبح کر دیا جائے' اس کے اچھے اچھے ٹکڑے فریزر میں رکھ دیئے جائیں اور باقی ماندہ سے اپنے کھانے پینے کے بعد جو بچ جائے وہ اعزہ واقرباً کو دے دیا جائے اور جس قدر روپیہ خرچ کر سکتے ہوں کر کے اپنے خوشی پوری کی جائے یہاں تک کہ لہو ولعب اور دیگر غیر شرعی امور کو اختیار کرنے میں بھی' ذرا تامل سے کام نہ لیا جائے اس سے آگے ہم کچھ سوچنے کی نہ تو ضرورت سمجھتے ہیں اور نہ ہی کوشش کرتے ہیں۔

اگر تھوڑی دیر کے لئے بھی ہم اپنی ذہنی صلاحیتوں کو بروئے کار لائیں اور فلسفہ قربانی عید پر غور کریں تو بہت جلد یہ حقیقت منکشف ہو جائے گی کہ اسلام کا کوئی بھی اصول وضابطہ اور قانون وفلسفہ خالی از علت نہیں' مزید غور کریں تو اگلے ہی لمحے فلسفہ' قربانی کی گرہیں زلف یار کی طرح کھلتی چلی جائیں گی۔

خدا تعالیٰ کو ہمارے جانوروں کے گوشت اور خون کی نہ تو ضرورت ہے اور نہ ہی یہ اللہ تک پہنچتے ہیں بلکہ اصل چیز ہماری نیت اور پھر عمل ہے' کیونکہ غفور الرحیم ہماری بخشش کے درپے ہیں' کتابوں میں لکھا ہے کہ قربانی کے جانور کے خون کا قطرۂ اوّل زمین پر گرنے سے قبل ہی قربانی کرنے والے کی بخشش کر دی جاتی ہے' لیکن یہاں بھی ایک شرط ہے کہ قربانی صرف اللہ ہی کے لئے ہو اس میں کسی بھی قسم کا شرک قربانی کو باطل کرنے کے لئے کافی ہے' کیونکہ خود اللہ تعالیٰ نے ایسی کسی بھی چیز کو جس پر اللہ کے علاوہ کسی اور کا بھی نام لیا گیا ہو مردار' خون اور سور کے گوشت سے بھی زیادہ حرام قرار دیا ہے۔ لہٰذا قربانی توحید باری تعالیٰ کے اظہار کا عملی مظاہرہ ہے' جو پوری ملت اسلامیہ پر اجتماعی طور پر فرض کیا گیا ہے۔

اسلام نے ہر مقام پر اجتماعیت کو فوقیت دی ہے ملت میں اجتماعیت کی تربیت اور استحکام کے مظاہرہ کے لئے روزانہ پنجگانہ نماز اور سالانہ حج وعیدین کا سلیبس مقرر کیا ہے' نماز کے بارے میں احکامات یہاں تک آتے ہیں کہ اگر دو افراد بھی ہوں اور مسجد سے دور ہوں تو بہتر ہے کہ وہ دونوں جماعت کر لیں۔

رمضان المبارک اور عید الفطر کے بعد عید قربان بھی ملت اسلامیہ کے اجتماعی تشخص کو اجاگر کرنے کا عظیم مظاہرہ ہے۔ تمام دنیا کے مسلمان ان ایام واوقات مخصوصہ میں ہی قربانی کرتے ہیں اور ایک روز ہی نماز پڑھتے ہیں یہ ایسا افتخار ہے جو دنیا میں کسی اور ملت کو حاصل نہیں' اگرچہ آج ملت اسلامیہ ٹکڑے ٹکڑے نظر آتی ہے اور ہر ایک نے اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد بنائی ہوئی ہے' یہی وجہ ہے کہ آج مسلمان نصرت ایزدی سے محروم ہو چکا ہے کیونکہ قانون ایزدی تو یہ ہے: ''اللہ کی سرپرستی (ہاتھ) جماعت کو حاصل ہوتی ہے۔'' لیکن بے چارے مسلمان کی حالت بھی دیدنی ہے کہ بالکل اس پتے کی طرح جو شجر سے ٹوٹ کر بھی امید بہار میں باد خزاں کے تھپیڑے برداشت کر رہا ہو لیکن اس کا مقدر یہ خاک یا شکم بہائم کی سیری ہوتا ہے۔

خواجہ الطاف حسین حالی نے ملت کی بے چارگی اور خستگی کا رونا اس طرح رویا ہے کہ:

فرقہ بندی ہے کہیں اور کہیں ذاتیں ہیں
کیا زمانے میں پنپنے کی یہی باتیں ہیں

اسلام دنیا میں غالب ہونے کے لئے آیا ہے‘ مغلوب ہونے کے لئے نہیں‘ بالفاظ دیگر غلبہ اس کی فطرت کا خاصہ ہے یہی قرآن کی تعلیمات کا حاصل ہے:

”اگر تم ایمان والے ہوئے تو ضرور غالب رہو گے۔“

غلبہ اور سیاسی تفوق کے لئے اسلام نے اجتماعیت کو کلید بنایا ہے اور عید قرباں جیسی اجتماعی تقریب بھی ہر سال عالم اسلام کو یہی راہ دکھاتی ہے کہ وہ ایک دوسرے سے علیحدہ نہیں بلکہ جسد واحد کے اعضاء مختلفہ ہیں کہ کسی ایک عضو کی تکلیف بھی پورے جسد کے لئے کرب جان کا باعث بنتی ہے‘ اس لئے ایک ایک عضو کی حفاظت واحتیاط تمام دیگر اعضاء کی ذمہ داری ہے۔

یہ ہماری بے حسی کی معراج نہیں تو کیا ہے کہ ایک خالق و مالک‘ ایک رسول صلی اللہ علیہ وسلم اور ایک ہی کتاب کے احکام وفرامین کے پیرو ہوتے ہوئے اور ایک ہی موقع پر اپنی اپنی مالی قربانیاں رب کائنات کے حضور بصد عجز و احترام پیش کرتے ہوئے بھی ایک دوسرے کے مسائل سے بالکل اسی طرح بے خبر رہتے ہیں جیسے ناجائز اولاد اپنے والد سے‘ خدائے بزرگ وبرتر نے اسلام کو نہ صرف سیاسی تفوق و برتری کا فلسفہ اور تعلیمات عطا کی ہیں بلکہ اہل اسلام کو ایسے مادی اور مالی وسائل بھی نہایت فراوانی کے ساتھ بخشے ہیں کہ اگر عالم اسلام اپنے تمام وسائل جن میں خام لوہا‘ پیٹرولیم اور ربڑ جیسی کلیدی اہمیت کی حامل اشیاء موجود ہیں اور پھر اسی کروڑ کی افرادی قوت اجتماعی طور پر اپنے وسائل سے مسلح ہوکر اقدام کرے تو پوری دنیا عالم اسلام کے زیر دست ہوگی۔ اقوام عالم‘ عالم اسلام کی منشاء و مفاد کے خلاف کوئی قدم نہیں اٹھا سکتیں‘ لیکن:

”اے بسا آرزو کہ خاک شدہ“

آج بھی اگر عید قرباں کے فلسفہ کی حکمت کو سمجھ لیا جائے اور صدق دل سے اپنا لیا جائے اور انفرادی قربانی کرنے کی بجائے صحیح معنوں میں قربانی کا اجتماعی جذبہ بیدار کرلیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ یہود و نصاریٰ کی برتری اور ملت اسلامیہ کی ذلت وخواری تمام نہ ہوجائے‘ کیونکہ:

یہ ممکن ہے سفینہ غرق ہوکر پھر ابھر آئے
کہ ہم نے انقلاب چرخ گرداں یوں بھی دیکھا ہے

انقلابات عالم کا اگر تجزیاتی مطالعہ کیا جائے تو یہ حقیقت روز روشن کی طرح عیاں ہوجاتی ہے کہ ان کے پس منظر میں کوئی نہ کوئی معاشی عنصر کارفرما ہے۔ فلسفہ عید قرباں پر بنظر تعمق غور کرنے پر اس کی معاشی حکمت عملی اظہر من الشمس ہوجاتی ہے کہ اس کا مقصد بھی غرباء پروری‘ معاشرتی تفریق میں کمی اور معاشی استحکام ہیں۔ ذرا غور فرمایئے کہ اس تقریب سعید کے موقع پر کروڑوں جانور قرباں کئے جاتے ہیں اور معاشرے کے ایک طبقہ کو نیا بزنس ملتا ہے کہ وہ انفرادی طور پر دیہات وقصبات سے ایک ایک جانور خرید کر شہر کی منڈی میں لاکر فروخت کرتے ہیں‘ اسی ایک عمل سے معاشرے کے کثیر افراد کو روزگار میسر آتا ہے جو بالآخر معاشی نمو کا باعث بنتا ہے‘ جن لوگوں سے جانور خریدے جاتے ہیں ان کو زر ملتا ہے جس سے ایک طرف تو ان لوگوں کی قوت خرید میں اضافہ ہوتا ہے اور دوسرے گردش دولت میں اضافہ ہوتے ہوئے ارتکاز پر زد پڑتی ہے۔

افراد کی قوت خرید میں اضافہ سے منڈی میں گرم بازاری پیدا ہوتی ہے جس سے قیمتوں میں استحکام اور منافع کی شرح میں اضافہ ہوکر بالآخر ملک میں سرمایہ کا باعث ہوتا ہے۔ درمیانی طبقہ جو صرف دولت کی بنا پر مویشی دیہات وقصبات سے منڈی میں لاکر فروخت کرتا ہے وہ بھی گردش زر کا باعث ہوتا ہے اور اس طرح گردش زر کی بنا پر مارکیٹ میں چڑھاؤ کا عمل جاری ہوتا ہے جو بالآخر ملک میں سرمایہ کاری کی افزائش کا باعث بنتا ہے۔

قربانی کے بارے میں حکم یہ ہے کہ کم از کم ایک تہائی غرباء و مساکین میں تقسیم کیا جانا چاہئے اور دوسرا تہائی اعزہ واقرباء (جن میں غرباء بھی ہوسکتے ہیں) میں اور تیسرا تہائی ذاتی ضروریات میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اس عمل سے بشرطیکہ تعلیمات اسلام کے عین مطابق ہو‘ معاشرے کے محروم طبقہ کی کس قدر حوصلہ افزائی ہوسکتی ہے اس کا اندازہ قدرے مشکل نہیں۔

یہ طبقہ کم از کم ایک ہفتہ کے سالن کے اخراجات سے بے نیاز ہوجاتا ہے جو بالواسطہ قومی بجٹ کے مترادف ہے اور قومی بجٹ میں اضافہ بہرحال معاشی ترقی کے زمرے میں ہی آتا ہے۔

مزید غور کریں کہ قربانی کے جانوروں کی کھالیں ایک مستقل کاروبار فراہم کرتی ہیں جس میں بلاشبہ لاکھوں افراد معاشی طور پر منسلک ہوتے ہیں۔ اندرون ملک چمڑا رنگنے اور چمڑے کی مصنوعات کی انڈسٹری اور بیرون ملک برآمدات میں اضافہ مجموعی طور پر ملک کی معاشی صورت حال میں بہتری پیدا کرتا ہے۔ اندرون ملک روزگار کی فراہمی اور زرمبادلہ کا حصول ملکی معیشت کے لئے حیات نو کے مترادف ہے۔

قصہ مختصر اس سارے عمل میں جو عنصر کارفرما نظر آتا ہے وہ ہے گردش زر جس کا منطقی نتیجہ دولت کے انجماد کو ختم کرکے اس کے بہاؤ کو تیز کرنا ہوتا ہے اور جس کے ابتدائی اثرات میں مارکیٹ کی گرم بازاری‘ شرح منافع میں اضافہ‘ قیمتوں میں استحکام اور

پھر نتیجتاً سرمایہ کاری میں اضافہ ہوتا ہے۔

آج بھی آکسفورڈ اور کیمبرج کے معیشت دان اس بات پر متفق ہیں کہ گردش زر جس قدر تیز ہوگی اسی نسبت سے سرمایہ کاری میں اضافہ ہوگا' اس غرض سے انہوں نے شرح سود کم سے کم کرنے کا نظریہ پیش کیا ہے کیونکہ شرح سود جس قدر کم ہوگی سرمایہ کاری اس کے برعکس تیز ہوگی اور شرح سود جس قدر زیادہ ہوگی سرمایہ کاری کی نسبت بچت میں اسی قدر اضافہ ہوگا۔

سرمایہ کاری میں اضافہ دراصل ملک میں روزگار کے اضافہ کا دوسرا نام ہے' جو ملک بے روزگاری کی فضا کو ختم کرکے عام صارفین کی قوت خرید میں اضافے کا باعث بنتا ہے اور بالآخر یہی سرکل ملک کو فلاحی معیشت کی طرح رواں دواں لئے چلا جاتا ہے۔

اسلام کا مقصد بھی ایک ایسی فلاحی ریاست کا قیام ہے جو نہ صرف سیاسی طور پر مقتدر اور مستحکم ہو بلکہ معاشی طور پر بھی آسودہ اور وقت کا ہر چیلنج قبول کرنے کی سکت رکھتی ہو۔

ہائے افسوس کہ آج ہم ایسے عظیم مواقع پر بھی محض سطحی طور پر چند روایات پر عمل کرکے خود کو بری الذمہ سمجھتے ہیں حالانکہ ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اس فلسفہ اور اس حکمت پر غور کریں تاکہ اس کی مقتضیات پر کما حقہٗ عمل کرسکیں اور جب تک ہم اسلامی شعائر واحکامات کو ان کی روح اور تقاضوں کے ساتھ نہیں اپنائیں گے اس وقت تک ہم ان کے صحیح نتائج اور ثمرات حاصل نہیں کرسکیں گے۔

عید قرباں ہر سال یہی پیغام دیتی ہے کہ ہم ملت کے اجتماعی شعور کو بیدار کرکے رب کائنات کے حضور ہمہ قسم کی قربانی کے لئے خود کو ذہنی اور عملی طور پر تیار کرتے ہوئے معاشرتی فلاح اور اسلامیان عالم کی سربلندی کے لئے سربکف ہوں۔

☆☆......☆☆

توہین رسالت وقرآن کیس' ملزمان کو ۱۷ نومبر کو گرفتار کرکے پیش کرنے کا حکم

کراچی کی عدالت نے مقدمے کے ۳ مفرور ملزمان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کردیئے' ضمانتی بھی طلب

کیس ۲۰۰۳ء سے التوا کا شکار ہے' عدالتیں انتہائی اہم معاملے کو سنجیدگی سے نہیں لے رہیں' منظور راجپوت ایڈوکیٹ کے دلائل

کراچی (رپورٹ: دانش امتیاز) ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (جنوبی) نے توہین رسالت' قرآن اور اہل بیت و دیگر الزامات میں ملوث ۳ مفرور ملزمان کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کردیئے۔ فاضل عدالت نے آئندہ سماعت پر ملزمان کے ضمانتی کو بھی طلب کرلیا۔ ہفتے کو ایڈیشنل ڈسٹرکٹ اینڈ سیشن جج (جنوبی) شاہد حسین چانڈیو نے توہین رسالت' قرآن اور اہل بیت و دیگر الزامات میں ملوث ۳ مفرور ملزمان بشارت' محمد یونس اور حامد کرزئی کے ناقابل ضمانت وارنٹ گرفتاری جاری کرتے ہوئے ملزمان کو ۱۷ نومبر کو گرفتار کرکے پیش کرنے کا حکم دیا۔ فاضل عدالت نے آئندہ سماعت پر ملزمان کے ضامن کو بھی طلب کرلیا۔ سماعت کے موقع پر مقدمے کے اہم و مرکزی ملزم شیخ سکندر اور اعجاز غریبی و دیگر بھی موجود تھے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قانونی مشیر و ماہر قانون دان منظور احمد میو راجپوت نے دلائل دیتے ہوئے کہا کہ توہین رسالت' قرآن اور اہل بیت کی شان میں گستاخی کا کیس ۲۰۰۳ء سے زیر التواء کا شکار ہے اور ملزمان کی طرف سے سماعت پر تاخیری حربے استعمال کئے جاتے ہیں تاکہ کیس کو نہیں چلایا جاسکے جبکہ ملزمان کی عدالت عالیہ ایک مرتبہ اور فاضل عدالت ۲ مرتبہ درخواست ضمانت مسترد کرچکی۔ مدعی مقدمہ سمیت گواہان ہر پیشی پر عدالت میں موجود ہوتے ہیں اور یہ ایک سنجیدہ مسئلہ ہے لیکن کورٹس ان معاملات کو سنجیدگی سے نہیں لے رہی ہیں۔ انہوں نے اپنے دلائل میں مزید کہا کہ ملزمان نے سماعت کے دوران بھی ۲ مرتبہ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی شان میں گستاخی کی اور اگر ملزمان کے خلاف پہلے ہی کوئی کارروائی عمل میں لائی جاتی تو ملزمان دوبارہ یہ حرکت نہ کرتے جبکہ مقدمے میں ملوث شاہ نورانی اور شکور و دیگر کے استثناء کو ختم کرکے انہیں فاضل عدالت میں بلایا جائے تاکہ آئندہ سماعت پر ملزمان کے خلاف فرد جرم عائد کی جاسکے۔ اس موقع پر فاضل عدالت میں موجود ملزمان کے وکیل حسن جعفر رضوی نے یقین دہانی کرائی کہ آئندہ سماعت پر ملزمان عدالت میں موجود ہوں گے۔

(روزنامہ اسلام کراچی ۲۳/اکتوبر ۲۰۱۱ء)

قربانی کا جانور ذبح کرنے کا طریقہ

مرتبہ: محمد فرحان فاروق

ذبح سے جانور حلال ہونے کی تین شرطیں ہیں' ان کے بغیر ذبیحہ حلال نہیں ہوتا:

(۱) ذبح کرنے والا مسلمان ہو یا اہل کتاب میں سے ہو (اہل کتاب کے ذبیحہ کے بارے میں تفصیل بوقت ضرورت مفتیان کرام سے معلوم کی جاسکتی ہے)۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ ذبح کرنے والا ذبح کرتے وقت زبان سے اللہ کا نام لے کر ذبح کرے۔ اور اس میں تین باتیں یاد رکھیں:

☆......بہتر یہ ہے کہ عربی میں "بسم اللہ اللہ اکبر" یا "بسم اللہ واللہ اکبر" کہے' صرف بسم اللہ کہا یا اللہ پاک کا کوئی سا بھی نام لیا تو بھی جانور حلال ہو جائے گا اور عربی زبان میں کہنا ضروری نہیں' کسی بھی زبان میں کہہ سکتے ہیں۔ (محمودیہ ۱۷/۲۲۹'۲۲۱)

☆......ذبح کرنے والے کا خود بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے' اگر کسی اور نے مثلاً پاؤں پکڑنے والے نے بسم اللہ پڑھی تو یہ کافی نہیں (امداد الاحکام ۴/۲۱۳) جو شخص چھری پھیرنے والے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھے یا چھری پھیرنے میں اس کی مدد کرے' اس کا بسم اللہ پڑھنا بھی ضروری ہے' اگر دو شخص مل کر اس طرح چھری پھیریں کہ کچھ گردن ایک نے کاٹی اور کچھ دوسرے نے تو بھی دونوں کا بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے۔ (محمودیہ ۱۷/۲۳۷)

☆......بسم اللہ بالکل ذبح کے وقت پڑھنی چاہئے۔ اگر رگیں کٹنے سے پہلے جانور اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اسے دوبارہ گرایا تو بسم اللہ دوبارہ پڑھنا ضروری ہے۔ (عالمگیری) اگر دو یا کئی جانور ایک ساتھ ذبح کرنے ہوں تو ہر جانور پر علیحدہ علیحدہ بسم اللہ ضروری ہے۔

مسئلہ: اگر بسم اللہ پڑھنی بھول گئے تو جانور حلال ہے' رگیں کٹنے سے پہلے یاد آ گیا تو بسم اللہ پڑھنا ضروری ہے' بعد میں یاد آیا تو ضروری نہیں۔

(احسن الفتاویٰ ۷/۲۰۳)

(۳) تیسری شرط یہ ہے کہ کسی تیز دھار آلہ سے گردن کی چار نالیوں میں سے کوئی سی تین نالیاں کاٹ دی جائیں۔

مسئلہ: ہر تیز دھاردار چیز سے ذبح کرنا صحیح ہے خواہ لوہے کی ہو یا کسی اور چیز کی' البتہ مستحب یہ ہے کہ لوہے کے دھاردار آلہ سے ذبح کیا جائے' جیسے چھری یا چاقو وغیرہ۔

اور چار نالیاں یہ ہیں: (۱) نرخرہ: یعنی سانس لینے کی نالی' (۲) وہ نالی جس سے کھانا پینا اندر جاتا ہے' (۳'۴) خون کی وہ دو رگیں جو نرخرہ کے دائیں بائیں ہوتی ہیں' ان چاروں رگوں کو کاٹنا چاہئے' اگر ان سے کوئی سی بھی تین رگیں کاٹ دیں تو بھی حلال ہے' لیکن اگر دو رگیں کٹیں تو حلال نہیں۔

مسئلہ: حلق: یعنی جہاں سری ختم ہوتی ہے اور گردن شروع ہوتی ہے اور لبہ یعنی جہاں گردن ختم ہوتی ہے اور سینہ شروع ہوتا ہے' ان دونوں کے درمیان پوری جگہ ذبح کا مقام ہے' اس جگہ میں جہاں سے بھی ذبح کیا جائے' درست ہے خواہ عقدہ (گرہ) جانور کے سینہ کی طرف ہو یا سر کی طرف دونوں طریقوں سے ذبح کرنا درست ہے' بشرطیکہ چار رگوں میں سے کوئی سی بھی تین رگیں کاٹ دی جائیں۔

ذبح کرتے وقت مندرجہ ذیل چیزوں کا خیال رکھیں:

جانور کو ذبح کرنے سے پہلے کچھ کھلا پلا دیں۔

(رحیمیہ ۱۰/۶۹)

قربانی کے لئے جانور کو آرام سے لے کر آئیں' بلا ضرورت ٹانگوں یا کانوں سے پکڑ کر گھسیٹ کر لے جانا مکروہ ہے۔ (در: ۵/۳۴۴)

جانور کو آرام سے زمین پر بائیں کروٹ پر قبلہ رخ لٹا کر ذبح کریں۔ (احسن الفتاویٰ' محمودیہ)

جانور کا قبلہ رخ اس وقت ہوگا جبکہ لٹانے کے بعد اس کے پیر قبلہ کی طرف ہوں۔

تیز دھار آلہ سے ذبح کریں' کند چھری سے ذبح کرنا مکروہ ہے۔

• جانور کو لٹانے سے پہلے ہی چھری اچھی طرح تیز کر لیں' جانور کے سامنے یا اس کو لٹانے کے بعد تیز کرنا مکروہ ہے۔ (در: ۵/۳۴۴)

اپنے ہاتھ سے ذبح کریں' اگر ذبح کرنا نہیں آتا تو دوسرے سے کروا سکتے ہیں' مگر ذبح کے وقت خود بھی موجود ہونا افضل ہے۔

چھری پھیرتے وقت اپنا رخ قبلہ کی طرف رکھنا سنت ہے۔ (احسن الفتاویٰ ۷/۲۰۶)

لٹانے کے بعد ذبح کرنے میں بلاوجہ تاخیر نہ کریں' ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (رحیمیہ ۱۰/۶۹)

ایک جانور کو دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کریں' بلاضرورت ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (رحیمیہ ۱۰/۶۹)

اسی طرح ذبح کرنے اور اس کی تیاری میں ہر ایسے کام سے بچیں کہ جس میں جانور کو تکلیف ہوتی ہو۔

ذبح کرنے کا مسنون طریقہ:

اوپر ذکر کردہ باتوں کا خیال رکھتے ہوئے' جب جانور کو ذبح کرنے کے لئے قبلہ رخ لٹا دیں تو یہ دعا پڑھیں:

"اِنِّی وَجَّهْتُ وَجْهِیَ لِلَّذِی فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ عَلٰی مِلَّةِ اِبْرَاهِیْمَ حَنِیْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ' اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَهٗ' وَبِذٰلِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔" (مشکوٰۃ)

اور پھر بسم اللہ اللہ اکبر کہہ کر ذبح کریں اور ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں:

"اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْهُ مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْتَ مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ وَّخَلِیْلِکَ اِبْرَاهِیْمَ عَلَیْهِمَا السَّلَامُ۔"

جب تک جانور میں جان باقی ہے اس کی ٹانگ یا گردن سے پکڑ کر گھسیٹا نہ جائے' اس کے ٹھنڈا ہونے کا انتظار کیا جائے اور جب تک جانور زندہ ہے اس کا کوئی عضو کاٹنا یا کھال اتارنا سر الگ کرنا' پائے کاٹنا مکروہ ہے' اسی طرح ذبح کرنے کے بعد جانور کو ٹھنڈا کرنے کے لئے کوئی بھی ایسا طریقہ اختیار کرنا جس سے جانور کو اذیت ہو وہ منع ہے' مثلاً گردن کی ہڈی توڑنا' حرام مغز کاٹنا' سینہ کی کھال کھولنا' سینہ یا دل میں چھری مارنا (امداد الاحکام ۴/۲۴۷) یہ سب کام مکروہ ہیں' ان سے جانور کو زائد تکلیف ہوتی ہے جو کہ ناجائز ہے' ان باتوں کا خود بھی خیال رکھیں اور قصائی کو بھی تاکید کر دیں۔

مسئلہ: اگر جانور اس طرح ذبح کیا تمام گردن جدا ہو گئی تو اس سے قربانی حرام نہیں ہوتی' البتہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ (محمودیہ)

مسئلہ: جس جانور کو ذبح کیا جا رہا ہو اس کا زندہ ہونا ضروری ہے' مردہ جانور ذبح کرنے سے حلال نہیں ہوگا۔

جو جانور زخمی ہو جائے یا گر جائے یا کسی بھی وجہ سے مرنے کے قریب ہو جائے اور اسے ذبح کیا جائے تو اگر ذبح کے وقت وہ زندہ ہو اس کے اندر جان باقی ہو تو وہ ذبح کرنے سے حلال ہو جائے گا' اگر اس جانور کے زندہ ہونے یا نہ ہونے میں شک ہو تو اگر ذبح کرتے وقت اس سے خون نکلا یا اس کے جسم نے کوئی حرکت کی تو وہ حلال ہے۔ (محمودیہ ۱۷/۲۷۹)

البتہ جس جانور کا زندہ ہونا یقینی طور پر معلوم ہو تو وہ ذبح کرنے سے حلال ہو جائے گا' خواہ ذبح کے وقت خون نہ نکلے' حرکت کرنے سے ایسی حرکت مراد ہے جو زندہ ہونے کی علامت بن سکے' مثلاً: منہ بند کرنا' آنکھیں بند کرنا' ٹانگیں سمیٹنا۔ (عالمگیر)

جس جانور کو ذبح کیا' اس کے پیٹ سے بچہ نکلا' تو اگر وہ بچہ مردہ ہو تو اس کا کھانا حرام ہے اور اگر زندہ ہو تو وہ ذبح کرنے سے حلال ہو جائے گا۔ (احسن الفتاویٰ ۷/۴۰۹)

مسئلہ: قربانی دن اور رات دونوں میں کر سکتے ہیں' کتابوں میں جو رات کو قربانی کرنے سے منع لکھا ہوا ہے' وہ اس وجہ سے کہ اندھیرے کی وجہ سے کوئی رگ کٹنے سے نہ رہ جائے' لہٰذا اگر روشنی کا انتظام ہو تو رات کو بھی ذبح کر سکتے ہیں' جیسا کہ آج کل عام طور پر شہروں میں ہوتا ہے۔ ☆☆☆

ختم نبوت کانفرنس ٹوبہ ٹیک سنگھ

ٹوبہ (مولانا محمد حبیب احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام نویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۱۸/ اکتوبر ۲۰۱۱ء بروز ہفتہ کو بلال مسجد غلہ منڈی میں منعقد ہوئی۔ کانفرنس کی صدارت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی مرکزی شوریٰ کے رکن قاضی فیض احمد اور سرپرستی مولانا عبداللہ لدھیانوی' جنرل سیکریٹری عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع ٹوبہ اور لالہ انیس الرحمن بٹ کی نگرانی میں اور مولانا سید ریحان احمد عباسی کی قیادت میں بڑی آب و تاب کے ساتھ نہایت کامیاب ہوئی۔ نعت خواں حافظ بشیر احمد عثمانی' مولانا ذوالقرنین' مولانا ابوعبیدہ نے اپنے اپنے انداز میں نعت رسول مقبول اور نظمیں پڑھیں۔ مقررین میں مناظر اسلام شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا' وکیل صحابہؓ و اہل بیتؓ مولانا محمد عالم طارق' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کراچی' سید سرفراز الحسن شاہ گوجرہ اور ٹوبہ کے مبلغ مولانا خبیب احمد سرفہرست تھے۔ مقامی حضرات میں مولانا نصر اللہ انور' مولانا لطف اللہ لدھیانوی' مولانا سعد اللہ سعدی' مولانا مجیب الرحمن' مولانا عطاء اللہ شاکر' مولانا اویس احمد' مفتی محمد قاسم' قاضی امتیاز احمد' لالہ عثمان بٹ' شیخ زاہد' قاری عبدالرحیم اور مولانا عبدالقدوس گجر ماموں کانجن وغیرہم نے کانفرنس کی کامیابی کے لئے بڑی کاوش کی۔ دن رات ایک کر دیا شہر اور مضافات پیر محل' رجانہ' گوجرہ' کمالیہ' پھلور کے علماء کرام سے خصوصی ملاقات اور اپنے درس و تدریس و بیانات میں کانفرنس کے لئے تیاری اور محنت کی' جبکہ مولانا مصعب رجانہ' مولانا قاری ناصر' قاری محمد حسین نے بھرپور معاونت کی۔ خصوصاً ۷/ اکتوبر کا جمعہ پورے ضلع ٹوبہ کی مساجد شہر و دیہات کی تمام مساجد میں خطباء حضرات نے عقیدۂ ختم نبوت پر پڑھایا' پورا ٹوبہ عقیدۂ ختم نبوت کی صداؤں سے گونج اٹھا۔ ۱۳' ۱۴/ اکتوبر جمعرات جمعہ کو چناب نگر میں ہونے والی آل پاکستان ختم نبوت کانفرنس کے لئے قافلوں کی تشکیل دی گئی اور ضلع ٹوبہ سے الحمد للہ! کئی قافلوں نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ تمام کانفرنسز کو کامیاب فرمائے۔ آمین

۳۰ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس

آنکھوں دیکھا حال

مولانا محمد علی صدیقی

۳۰ ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس چناب نگر الحمدللہ بہت ہی احسن انداز میں اپنے اختتام کو پہنچی' حاضری دیگر ۲۹ سالوں سے کہیں زیادہ تھی۔ شرکاء کانفرنس کا ایمانی جوش و جذبہ قابل دید تھا۔ چناب نگر (سابقہ ربوہ) قادیانیوں کی ایک اسٹیٹ ہے' مسلمانوں کا اس میں داخلہ ممنوع تھا' مجلس تحفظ ختم نبوت کے اکابر امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ اور مولانا محمد علی جالندھریؒ اس علاقہ کے بارے میں ہمیشہ فکر مند رہتے تھے اور حکومتِ پاکستان سے مطالبہ ہوتا تھا کہ اس کو کھلا شہر قرار دیا جائے۔ اتنی بڑی آبادی اور اس میں کوئی سرکاری ادارہ نہیں' پولیس چوکی اس میں بھی ایک آدھ سپاہی جو کھیاں مارتا رہے' مجلس کے حضرات کہتے تھے کہ یہ کیسا شہر ہے جہاں کوئی حادثہ نہیں ہوتا' کوئی وراثتی جھگڑا نہیں ہوتا' حالانکہ اس کے رہنے والوں کو مالکانہ حقوق قادیانی جماعت نہیں دیتی' جبکہ یہاں حادثہ نہیں' بڑے بڑے حادثات ہوتے تھے اور قادیانی اپنے مخالف کو باغی قرار دے کر سر عام قتل کر دیتے تھے اور حکومت تک اطلاع اس لئے نہیں پہنچتی تھی ان کا اپنا ایک قانون اور عدالتی نظام رائج تھا' جو ملک کے نظام کو چیلنج کر رہا تھا۔ اس ''ریاست'' میں قادیانیوں کی اجازت کے بغیر کوئی پر نہیں مار سکتا تھا۔ مجلس کے حضرات کا اصرار تھا کہ ''نوگوایریا'' ختم کیا جائے اور چناب نگر کو اسلحہ سے پاک کیا جائے' کیونکہ یہ ناجائز اسلحہ کی سپلائی کا مرکز بن چکا ہے اور اس کو کھلا شہر قرار دیا جائے' حکومت نے مسلمانوں کے ان مطالبات کو اہمیت نہیں دی۔

قادیانیوں نے اپنی ارتدادی سرگرمیوں کو آگے بڑھانے کے لئے بلوچستان کو قادیانی صوبہ بنانے کا اعلان کر دیا اور صرف اعلان ہی نہیں بلکہ پاکستان کا وزیر خارجہ ظفر اللہ خان اور فوج کا ایک اہم افسر محمود نامی اس مشن میں لگ گئے۔ اس پر تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء چلی' کئی ہزار مسلمانوں نے اپنی جان کا نذرانہ عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے پیش کیا حکومتی دباؤ سے بظاہر تحریک دب گئی' مگر قادیانی دجل کو طشت ازبام کر دیا۔

قادیانیوں نے ۱۹۷۴ء میں نشتر میڈیکل کالج ملتان کے طلبا کو اپنے شہر ربوہ کے ریلوے اسٹیشن پر اپنے ظلم کا تختۂ مشق بنایا۔ اس ظلم و ستم کے خلاف پورے ملک میں ایک بار پھر تحریک ختم نبوت چلی۔ بات قومی اسمبلی کے فلور پر آئی' ۱۳ دن بحث ہوئی' قادیانیوں کو اپنا موقف پیش کرنے کی اجازت دی۔ بالآخر ۷/ستمبر ۱۹۷۴ء کو پوری قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا اور اس کے ساتھ چناب نگر سابقہ ربوہ کو کھلا شہر قرار دیا' یہاں ایک مسلم کالونی بنی جس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ۹ کنال کا پلاٹ حاصل کر کے مسجد اور مدرسہ بنانے کا عزم کیا اور پھر مسجد اور مدرسہ کی سنگ بنیاد رکھی گئی' پہلی نماز خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ جو اس وقت مجلس کے نائب امیر تھے نے پڑھائی۔ یوں کام کا آغاز ہوا' پھر آج سے تیس سال قبل ۶' ۷/ستمبر بروز جمعرات' جمعہ کو ختم نبوت کانفرنس ہوئی۔ اس سے قبل یہ سالانہ ختم نبوت کانفرنس تین دن کے لئے چنیوٹ کے ایک پارک میں ہوتی تھی' جس میں سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کا ہمیشہ آخری خطاب ہوتا تھا۔ ان حضرات کی دلی خواہش تھی کہ چناب نگر میں کوئی چند مرلہ جگہ مل جائے' جہاں ختم نبوت کا دفتر قائم کر لیں۔ اس سلسلہ میں بہت محنت بھی کی' چناب نگر تو قادیانی اسٹیٹ تھی' کوئی مسلمان بھی مضافات میں جگہ دینے کے لئے تیار نہیں تھا' اس لئے کہ قادیانیوں سے اتنے مرعوب تھے۔ چناب نگر کھلا شہر ہوا' مسلم کالونی میں جگہ ملی' ریلوے اسٹیشن پر مسجد بنائی' اس کا انتظام مجلس کے سپرد ہوا' چناب نگر کو سب تحصیل کا درجہ دیا' ایک مجسٹریٹی عدالت قائم کی' اس کے احاطہ میں پہلا جمعہ ادا کیا گیا۔ فاتح قادیان مولانا محمد حیاتؒ مولانا خدا بخش شجاع آبادیؒ اور مولانا اللہ وسایا مدظلہ کے ہمراہ چناب نگر میں مقیم ہوئے۔ یوں مسجد اور مدرسہ کی تعمیر ہوئی اور پھر ۱۹۸۱ء میں پہلی ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی۔ اس کی سرپرستی و صدارت خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ نے کی اور تا زیست کرتے رہے۔

غالباً ۱۹۸۵ء یا ۱۹۸۶ء میں دریائی سیلاب سے لاہور' فیصل آباد اور جھنگ شدید متاثر ہوئے اور کانفرنس بھی انہی دنوں میں اس تسلسل کو برقرار

مہمان کی خاطر اسٹیج سے اترا' دیکھا پنڈال بھرا ہوا' مسجد مدرسہ اپنے صحن سمیت بھرا ہوا' اسی طرح عارضی بازار بھرا ہوا' اپنی بساط کے مطابق لاؤڈ اسپیکر کا اچھا انتظام کیا لیکن مسجد اور مدرسہ کے صحن میں آواز کے لئے اضافی لگانے پڑے۔

صاحبزادہ ابوالخیر محمد زبیر نے بھرپور انداز میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور سید ضیاء اللہ شاہ بخاری نے ایک بار پھر گزشتہ سالوں کی طرح اس عزم کا اعادہ کیا کہ میں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے حضرت خواجہ صاحبؒ کے ہاتھ پر بیعت کی تھی' اب اسی طرح موجودہ امیر مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب اور صاحبزادہ عزیز احمد کے ہاتھ پر بیعت ہوتا ہوں۔ کانفرنس کی اس نشست کا رات ۳ بجے مفتی محمد حسن کی دعا پر اختتام ہوا۔

تقریباً دو گھنٹے آرام کے بعد پھر فجر کی نماز ہوئی اور ہمیشہ کے معمول کے مطابق درس قرآن سندھ کے معروف شیخ الحدیث مولانا میر محمد میرک نے دیا۔ ۹ بجے پھر پروگرام شروع ہوا۔ ساڑھے بارہ بجے نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد' حضرت مولانا خلیل احمد' مولانا محمد یحییٰ مدنی' مفتی محمد حسن' مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کے دست مبارک سے مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے ۲۲ فارغ ہونے والے طلبا کی دستار بندی ہوئی۔

جمعہ کا بیان مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری کا ہوا۔ انہوں نے عقیدہ ختم نبوت کے کام کو آگے بڑھانے کا عزم کیا۔ مولانا جالندھری نے حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ کو اس انداز سے خراج عقیدت پیش کیا کہ اکثر سامعین نے بھی اس میں اپنی عقیدت کے آنسوؤں کو شامل کیا۔ مولانا نے کہا کہ حضرتؒ کی رحلت کے بعد دونوں سال کانفرنسوں میں احباب کا اس کثرت سے آنا ان کی روحانی توجہات کا نتیجہ ہے' اس کانفرنس کے لئے تمام اکابرین ختم نبوت کی ارواح مکمل اس کی طرف متوجہ ہوتی ہیں۔

جمعہ کے بعد کی نشست کی صدارت حضرت مولانا صاحبزادہ عزیز احمد نے فرمائی اور اس میں چند اہم قراردادیں بھی منظور ہوئی۔ ان قراردادوں میں سے ایک قرارداد شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ نے پیش فرمائی اور فرمایا کہ گزشتہ دنوں چناب نگر تھانہ میں ناجائز اسلحہ جو علاقہ غیر سے لایا گیا تھا' پکڑا گیا ایف آئی آر درج ہوئی' اس میں قادیانی ملوث نکلے اور گرفتار ہوئے' اس چھاپہ میں صرف ناجائز اسلحہ ہی نہیں' ناجائز لائسنس بنانے کی مہریں بھی برآمد ہوئیں۔ مولانا نے مزید کہا کہ اس پر جتنی کارروائی ہونی چاہئے تھی' نہیں ہوئی۔ لہٰذا حکومت فوری طور پر چناب نگر میں رہنے والے قادیانیوں اور ان کے دفاتر اور ان کے قبرستانوں کا آپریشن کرنے اس کو اسلحہ سے پاک کیا جائے۔ مولانا نے واضح الفاظ میں کہا کہ قادیانیوں کے پاس اس کثیر تعداد میں ناجائز اسلحہ اس بات کی غمازی کرتا ہے کہ ملک میں فسادات کرانے میں ان کا ہاتھ ہے اور کراچی اور جھنگ کے فسادات میں قادیانی ملوث ہیں۔

مولانا محمد الیاس گھمن نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے سلسلہ میں کہا کہ ہم اس اسٹیج پر صرف مجلس کے حضرات کے تابع ہیں' ہمیں ان کی رائے کا احترام کرنا چاہئے نہ کہ اپنے فیصلہ ان پر مسلط کریں۔ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے عالمی مجلس کے اکابر کے حکم کا پابند ہوں۔ کانفرنس سوا پانچ بجے مفتی محمد حسن لاہور والوں کی پرسوز دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ ☆☆

مرزائی کے جنازے میں حیرت انگیز واقعہ

قصور... ۲۷/ستمبر ۲۰۱۱ء کو قصبہ چاہل کہنہ علاقہ کنگن پور ضلع قصور میں ایک مرزائی کے جنازے میں نشان عبرت کے طور پر ایک حیرت انگیز واقعہ پیش آیا۔ عاشق نامی قادیانی کے عین جنازے کے وقت مسلمانوں اور قادیانیوں کی کثیر تعداد کی موجودگی میں اس مرزائی کی چارپائی پر سانپ آ گیا۔ قصبہ کے مولوی نے جنازہ پڑھانے سے انکار کر دیا' دوسرے علاقوں سے بھی مرزائی آئے ہوئے تھے بعد میں اس ملعون کا جنازہ کسی اور نے پڑھایا۔ میت کے لئے قبر پکی بنائی گئی' مگر مرزائی کو دفناتے ہوئے اس کی قبر بیٹھ گئی۔ کئی مسلمانوں نے بھی ناواقفی کی بنا پر قادیانی کا جنازہ پڑھ لیا۔ لوگوں کو جب شریعت کے مسئلہ کا علم ہوا تو مسلمان بحمداللہ! اپنے نکاح اور ایمان کی تجدید کر رہے ہیں۔ قادیانی کا انجام بد دیکھ کر توبہ تائب ہو رہے ہیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا قادیانیت سے متعلق لٹریچر تقسیم ہونے سے مسلمان' قادیانی فتنے سے آگاہ ہو رہے ہیں۔ اللہ رب العزت اس فتنہ سے امت مسلمہ کو خبردار رہنے کی توفیق عطا فرمائے اور قادیانیوں کو ہدایت نصیب فرمائے۔ آمین۔

(مولانا عبدالرزاق مبلغ اوکاڑہ)

رکھنے کے لئے ایک دن کی کانفرنس اس لئے کی کہ پورے ملک سے عمومی اور لاہور' گوجرانوالہ' سرگودھا' فیصل آباد ڈویژن سے خصوصی احباب کثرت سے شریک ہوتے تھے۔ چناب نگر کانفرنس کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ تمام جماعتوں کے اتحاد کا مظہر ہے' ملکی اور مسلکی حالات کیسے بھی ہوں صرف مجلس تحفظ ختم نبوت کا پلیٹ فارم ایسا ہے کہ تمام مکاتب فکر کو ایک اسٹیج پر اکٹھا کر کے بٹھاتا ہے حتی کہ مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ اور شیعہ راہنما علی غضنفر کراروی بھی دو مرتبہ اس اسٹیج پر اکٹھے ہوئے اور ایک ہی نشست میں تقاریر کیں' کچھ جوشیلے نوجوانوں نے کراروی صاحب کی تقریر میں نعرہ بازی کی تو مولانا حق نواز جھنگوی شہیدؒ نے ان کو سختی سے ڈانٹا اور اسٹیج کے تقدس کو پامال ہونے سے بچایا۔

ہمارا بھی عزم ہے کہ انشاء اللہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے تمام مکاتب فکر کو ایک اسٹیج پر جمع کرنے کی روایت کو برقرار رکھے گی۔ اس کانفرنس کو اتحاد کا عملی نمونہ پیش کریں گے' صرف تمام مکاتب فکر ہی نہیں بلکہ اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے تمام سیاسی جماعتوں کے قائدین بھی اس اسٹیج پر اکٹھا بیٹھ کر اپنے تمام اختلافات بالائے طاق رکھ دیتے ہیں اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا عزم کرتے ہیں۔

امسال بھی ایسے ہی ہوا' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کی ایک ٹیم اپنے اکابر کی سرپرستی میں فیصل آباد' گوجرانوالہ' لاہور' راولپنڈی' سرگودھا' ملتان ڈویژن کے اضلاع میں بھرپور تیاری کے لئے پندرہ دن تک مصروف رہی۔ پورے ملک میں اشتہارات' اعلانات' بیانات کے ذریعہ کانفرنس کو کامیاب بنانے کی کوشش کی گئی الحمدللہ! علماء کرام نے بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغین کی آواز کو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے آگے پہنچایا۔ اکابرین مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری' مولانا اللہ وسایا' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اپنی پوری ٹیم کے ساتھ حضرات نائب امراء ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر' مولانا صاحبزادہ عزیز احمد سے مشورہ سے کام میں مگن رہے اور حضرت امیر مرکزیہ شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی سفر حج پر ہونے کی وجہ سے مقدس مقامات پر دعا گو رہے۔ مفتی محمد ظفر اقبال سے رابطہ میں رہے تا آنکہ ۱۲/ اکتوبر کو حضرت نائب امیر مرکزیہ صاحبزادہ عزیز احمد صاحب تشریف لائے اور کانفرنس کے انتظامات کا جائزہ لیا۔ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ' مولانا اللہ وسایا مدظلہ سے کانفرنس کے بارے میں مشاورت ہوئی' تمام انتظامات کو تسلی بخش قرار دیا۔

اس سال کانفرنس مسجد مدرسہ کے پنڈال کی بجائے سامنے والے دو ایکڑ کے پلاٹ پر ہوئی' دو ایکڑ کا پلاٹ بھی اپنی تنگی داماں کی شکایت کر رہا تھا۔ کانفرنس ۱۳/ اکتوبر کو شروع ہوئی تھی لیکن قافلے ۱۲/ اکتوبر کو ہی آنا شروع ہو گئے۔ ۱۳/ اکتوبر بعد نماز فجر حسب معمول مولانا مفتی محمد حسن لاہور والوں نے درس قرآن دیا۔ نو بجے حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ خانقاہ سراجیہ تشریف لائے۔ ۱۰ بجے ختم نبوت کانفرنس کا افتتاحی اجلاس ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری بنفس نفیس اسٹیج پر موجود تھے۔ تلاوت کے بعد افتتاحی دعا کے لئے مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ کا نام پیش کیا اور اسٹیج سیکرٹری کی حیثیت سے راقم نے جا کر عرض کیا کہ اسٹیج پر تشریف لائیں۔ حضرت مولانا خواجہ خلیل احمد مدظلہ نے دعا فرمائی۔

پہلی نشست پونے ایک بجے تک جاری رہی' دوسری نشست بعد نماز ظہر شروع ہوئی' جس میں مولانا عطاء الرحمٰن ایم این اے اور دیگر حضرات کے بیانات ہوئے' بیانات ہو رہے تھے کہ عصر کی نماز کا وقت ہو گیا' عصر کے بعد سوال و جوابات کی نشست ہوتی تھی۔ اس دفعہ بھی اعلان ہو گیا' لیکن مقررین کی کثرت کی بناء پر عصر کے بعد بھی بیانات کا سلسلہ جاری رہا اور اس نشست کا آخری بیان' دعا اور مغرب کی نماز حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی دامت برکاتہم کے حصہ میں آئی۔

مغرب کی نماز کے بعد قاضی ارشد الحسینی صاحب اٹک والوں نے محفل ذکر و مراقبہ کرایا' عشاء کے نماز تک پورے ملک سے قافلے پہنچ چکے تھے' اسٹیج پر مشائخ عظام اور علماء کرام تشریف فرما تھے۔ شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ اس نشست کی نگرانی کے لئے تشریف لے آئے' مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی استقبالیہ کے نظام کے ساتھ' اسٹیج کے کام میں معین' راقم صبح دس بجے سے رات دس بجے تک اسٹیج پر مصروف' مولانا قاضی احسان احمد نے آ کر مائیک کی ذمہ داری سنبھالی' سوچا کچھ آرام کر لوں تو مولانا اللہ وسایا مدظلہ کا حکم ملا کہ کہیں نہیں جانا' رات کی نشست انتہائی اہم ہوتی ہے' اس لئے کہ تمام مکاتب فکر کے حضرات کے بیانات ہوتے ہیں۔ امسال بھی جمعیت علماء اسلام کے مولانا محمد امجد خان' جمعیت علماء پاکستان کے مولانا ڈاکٹر ابوالخیر محمد زبیر تحریک حرمت رسول کے قاری محمد یعقوب شیخ' متحدہ جمعیت اہل حدیث کے سید ضیاء اللہ شاہ بخاری' مفتی کفایت اللہ' نقشبندیہ سلسلہ کے مولانا عبدالماجد صدیقی' مولانا پیر عزیزالرحمٰن ہزاروی' کراچی سے مولانا محمد یحییٰ مدنی اسٹیج پر موجود تھے۔ راقم کسی

ادعیہ ماثورہ کی ادبی حیثیت

اور تعمیر اخلاق میں اس کا کردار

مولانا محمد الیاس ندوی

ماضی کی صدیوں پر محیط انسانی ادب کی تاریخ کا یہ بہت بڑا المیہ ہے کہ اس میں ان چیزوں کا تو شمار ہوا جن کا تعلق بے حیائی، فکری آوارگی اور ذہنی تعیش سے تھا اور اخلاق سازی و تعمیر کردار سے اس کا دور دور تک واسطہ نہیں تھا، لیکن انسانی ادب میں ان ادبی ٹکڑوں اور شہ پاروں کو جگہ نہیں دی گئی جو اس کے لئے مطلوبہ حدود و شرائط پر پورے اترتے تھے، قرآن مجید تو انسانی ادب میں شامل نہیں ہے اور وہ ربانی کلام ہے جس کی فصاحت و بلاغت اور جامعیت و معنویت کا موازنہ انسانی کلام سے نہیں کیا جا سکتا اور جس کی کوئی مختصر سی ایک چھوٹی آیت بھی تمام مخلوقات خداوندی کی مجموعی ادبیت و بلاغت پر بھاری ہے لیکن کلام نبوت کا تو تعلق سراپا انسانی ادب سے ہے اور اس کے تمام مرکزی عناصر جامعیت و معنویت، بے تکلفی و بے ساختگی اور دردمندی و صداقت اس میں پوری طرح پائے جاتے ہیں، آپ محسن انسانیت صلی اللہ علیہ وسلم کی جامعیت کو ہی لیجئے۔ اسلامی نہیں انسانی لٹریچر میں بھی اس سے بڑھ کر کوئی مثال نہیں ملتی، مثلاً آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف سربراہان مملکت کو دعوتی خطوط لکھے، اس کا مرکزی موضوع تھا کہ اے حکمرانو! تم اپنی پوری زندگی اور حیات مستعار کو اپنے مالک حقیقی کے منشاء کے مطابق گزارو جس کی بنیادی شرط یہ ہے کہ تم اس کی توحید کے قائل ہو جاؤ، اسی کی مرضی کے مطابق نظام مملکت چلاؤ، کفر و شرک سے تائب ہو کر اسلامی طرز زندگی پر چلو، اس کے نتیجہ میں تمہاری سلطنتوں کی بقا کی بھی ضمانت ہے اور آخرت میں خدا کے غضب سے بچنے اور جہنم سے محفوظ رہنے کا وعدہ بھی۔ آپ ذرا غور کیجئے کہ وحی الٰہی کی گزرگاہ اور نبی معصوم کی زبان سے اس پورے مضمون کو جو نہ صرف ہزاروں صفحات بلکہ درجنوں کتابوں و جلدوں کا متقاضی تھا صرف ایک جملہ میں ادا کیا گیا: ''اسلم تسلم'' کہ تم اسلام قبول کرو محفوظ رہو گے۔

اسی طرح جنگی تدابیر اور کامیاب فوجی حکمت عملی اور عسکری تنظیم کو آپ نے صرف دو لفظوں میں ادا کیا اور فرمایا: ''الحرب خدعة'' (جنگ تو نام ہی داؤ و گھات کا ہے)، یہ اور اس طرح کی سینکڑوں نہیں ہزاروں مثالیں جامعیت و معنویت کی آپ احادیث مبارکہ کی مختلف کتابوں اور مسانید میں دیکھ سکتے ہیں، ادھر چند سالوں سے کلام نبوت کی ادبیت پر علمی دنیا کی توجہ مبذول کرانے کی کامیاب کوششیں ہوئیں الحمدللہ! اس کے مثبت نتائج بھی سامنے آئے لیکن خود ہمارے اکثر مسلم ادباء قلم کاروں نے بھی کلام نبوت کے ایک اہم ترین جزو مسنون و ماثور دعاؤں اور مناجات کو ادبی زمرہ میں شامل نہیں کیا بلکہ بالعموم اس کو نظر انداز ہی کیا گیا اور اس پر اس حیثیت سے بہت کم توجہ دی گئی، حالانکہ بقول مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ یہ دعائیں اپنی روحانی قدر و قیمت کے علاوہ اعلیٰ ادبی قدر و قیمت کی بھی حامل تھیں، مثلاً آپ دیکھئے کہ ادب کی بنیادی شرط یہ بتائی جاتی ہے کہ اس میں بے تکلفی و بے ساختگی ہو، یہ شرط اس معنی میں دعاؤں و مناجات سے بڑھ کر کہاں پائی جا سکتی ہے؟ اس لئے کہ دعائیں صرف خالق و مخلوق کے درمیان ہوتی ہیں، یہ راز و نیاز کے اعلیٰ مظاہر ہیں، تصنع و تکلف سے دوری، ریا و ناموری سے احتراز اس سے بڑھ کر اور کہاں پایا جا سکتا ہے؟ بالخصوص رب بھی وہ جو نہ صرف سامع بلکہ سمیع، نہ صرف عالم علیم بذات الصدور اور علام الغیوب، ایک مانگنے پر دس دینے والا، نہ مانگنے پر بھی عطا کرنے والا، جود و سخا کا مرکز، فیاضی و سخاوت، رافت و مودت کا محور اور مانگنے والا سائل بھی اس کا نہ صرف محبوب بلکہ احب، چہیتا، لاڈلا پیارا، دل دردمند اور زبان ہوشمند کا حامل، سوز دل و سوز جگر کا مالک جس کی مانگنے کی ادائیں دلفریب اور نگاہیں دلنواز، پا کباز جب یہ صفات اس کے اندر ہوں گی تو اس کی یہ مناجاتیں ادب و بلاغت کے اعلیٰ و ارفع درجہ پر نظر آئیں گی۔

دو عالم سے کرتی ہے بیگانہ دل کو
عجب چیز ہے لذت آشنائی

اس سلسلہ میں بے تکلفی و بے ساختگی کی ذیل کی ایک مثال ملاحظہ فرمایئے:

نبوت کے ابتدائی ایام میں، حق کے داعی و علمبردار نبی خاتم صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں ہیں، اس شکستہ دل مسافر کا جسم لہولہان ہے اور جوتے خون آلود اور بدن زخموں سے چکنا چور، پیٹ بھوک کی شدت سے بے قرار، آزمائش کی اس گھڑی میں اپنی بے بسی و مظلومیت، بے قراری و بے چینی کے اظہار اور اپنے مولیٰ و والی کو مناجات کے لئے کس طرح پُر کیف و پُر اثر التجائیں دربار الٰہی میں پیش کر رہے ہیں:

''یا بارالٰہا! میں تیرے علاوہ کس سے فریادرسی کروں، کس کو اپنا حال دل سناؤں، یا رب! مجھے اپنی بے بسی و بے سروسامانی کا احساس ہے تو ہی مظلوموں کا فریادرسا ہے،

بے سہاروں کا سہارا ہے یا الٰہی! کیا تو مجھ سے ناراض ہے؟ جس کی وجہ سے تو مجھے اپنے اور میرے دشمن کے حوالہ کر رہا ہے' اے ارحم الراحمین! اگر تو مجھ سے ناراض و خفا نہیں تو مجھے کسی کی پرواہ نہیں' میں تجھ سے عافیت کا طلب گار ہوں اور تیرے فضل کا طالب۔"

ادب کی تاثیر کے لئے دردمندی و دل سوزی ناگزیر ہے اس کی بھی ایک مثال دیکھئے:

گرمی کی شدت ہے اور عرفات کا میدان' بنی نوع انسان میں انبیاؑ کے بعد افضل ترین انسانوں اور شمع رسالت کے پروانوں کا جم غفیر ہے' رحمت الٰہی جوش میں ہے اور شیطان لعین افسردہ و مایوس' مغفرت کی بارش ہورہی ہے اور عفو و غفران کی برسات' اس موقع پر زبان نبوت سے نکلنے والے علم و ادب کے ان موثر ترین شہ پاروں کو سنئے اور فصاحت و بلاغت کی شاہراہ سے نکلنے والے ان جملوں اور فقروں پر غور کیجئے جس سے پتھر سے پتھر دل انسان کا دل بھی موم ہو جائے:

"یا الٰہی! میں بے بس ہوں اور مجبور محتاج ہوں اور فریادی' اپنے گناہوں کا معترف ہوں اور تیرے در کا سائل' گڑگڑا کر آنسو بہا بہا کر' گردن جھکا جھکا کر' تابع و فرمانبردار بن کر تجھ سے رحم کے بھیک مانگتا ہوں' میری ہر ہر ادا پر یارب تیری نظر ہے تجھ سے صرف اس کا طالب ہوں کہ اپنی نگاہ کرم سے مجھے محروم نہ رکھ اور اپنے لطف و کرم سے مجھے دور نہ کر۔"

ادب میں کردار سازی کا بھی اہم ترین رول ہے' دعاؤں میں اس کی بھی ایک مثال دیکھئے:

اپنے وقت کا حسین ترین انسان' حسن و جمال کا عظیم پیکر' معصوم و نورانی چہرہ جو آفتاب سے زیادہ حسن کا حامل ہے' سرگیں آنکھیں' نرم و لطیف رخساروں' دراز پلکوں' سرخ و تبسم فرماتے لبوں کے مجموعہ نے حسن و جمال کا اس میں وہ امتزاج پیدا کر دیا ہے معلوم ہوتا ہے کہ کائنات کا کل حسن سمٹ آیا ہے اور اس کی ذات اقدس میں جمال قدسی کا حسین رشک نمونہ جمع ہو گیا ہے' ہاشیا اور کوئی ہوتا اور اپنے چہرے کو آئینہ میں دیکھتا تو خدا سے یہی دعا کرتا:

اے اللہ! تیرے دیئے ہوئے اس حسن و جمال کو نظر بد سے محفوظ رکھ لیکن: "انک لعلی خلق عظیم" کی صفت قرآنی کا حامل خدا کا بندہ اس وقت بھی بس صرف اپنے اخلاق و کردار کی تزئین و تعمیر ہی کے لئے بدست دعا ہے' کہتا ہے:

"اللھم انت حسنت خلقی فحسن خلقی۔"

ترجمہ: "اے اللہ! جس طرح تو نے میری شکل و صورت کو حسن و جمال سے نوازا اسی طرح میرے اخلاق و کردار کو بھی سنوار۔"

رحمۃ للعالمین کی زندگی کا بیشتر حصہ اٹھتے بیٹھتے' صبح و شام اپنے خدا کے حضور دست بدعا رہ کر ہی گزرا' وہ کون سا امکانی خیر تھا جو آپؐ نے اللہ تعالیٰ سے طلب نہیں کیا؟ عام انسانوں کا ذہن بھی جدھر نہیں جا سکتا تھا' آپ کا پاکیزہ ذہن اس طرف جاتا لیکن آپ کے جاں نثاروں کے لئے مشکل یہ تھی کہ خلوت کی ان مناجاتوں کی تفصیلات کا ان کو پتہ نہیں لگتا تھا اگر علم ہو بھی جاتا تو اس کو یاد رکھنا مشکل تھا چنانچہ ہمت کر کے ایک دن دربار نبوت میں ان کی یہ معروضات پیش ہوئیں اور کہا گیا کہ اے رحمۃ للعالمین! آپ نے خیر کی لائن سے بے شمار دعائیں کی ہیں جو ہمیں یاد نہیں رہتیں اس پر جواب ملا کہ کیا میں تمہیں ایسی دعا نہ بتلاؤں جو ان تمام دعاؤں کا احاطہ کرے' تم کہو:

"اللھم انا نسالک من خیر ما سالک منہ نبیک سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ونعوذبک من شر ما استعاذک منہ نبیک سیدنا محمدصلی اللہ علیہ وسلم۔"

ترجمہ: "اے اللہ! ہم تجھ سے وہ تمام خیر طلب کرتے ہیں جو تجھ سے تیرے رسول نے طلب کیا اور ان تمام شرور سے پناہ مانگتے ہیں جس سے تیرے رسول نے پناہ مانگی۔"

اس طرح کا ایک اور واقعہ معنویت و جامعیت کا سنئے:

"ایک مرتبہ اشراق کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم حجرہ مبارکہ تشریف لائے اور اپنی زوجہ حضرت جویریہؓ سے پوچھا: اے جویریہؓ! کیا تم ابھی تک اسی حالت میں بیٹھی ذکر کررہی ہو' جس حالت میں صبح کی نماز سے پہلے میں تم کو چھوڑ کر گیا تھا؟ انہوں نے عرض کیا: جی ہاں! آپؐ نے فرمایا: اے جویریہ: میں نے اس دوران چار کلمات ایسے کہے جو تمہارے دن بھر کے اذکار پر بھاری تھے:

"سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم عدد خلقہ ورضا نفسہ وزینۃ عرشہ ومداد کلماتہ۔"

ادب یہ ہے کہ موقع محل کی مناسبت سے جملے و کلمات استعمال کئے جائیں جو اپنے اندر معنوی گہرائی بھی رکھتے ہوں اور مناسب حال بھی۔

کیا ہی خوش قسمت ہے وہ امت جس کو ارحم الراحمین کی ذات بے ہمتا نے اس ستودہ صفات نبی معصوم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف نسبت کا شرف بخشا' کیا معرفت حق اور نعمت ہدایت کے بعد اس سے بڑھ کر ہمارے لئے کوئی اور نعمت ہو سکتی ہے؟ خدائے بزرگ و برتر کی صرف اس ایک نعمت پر ہم اگر اپنی پوری زندگی شکر ادا کرتے گزار دیں تب بھی اس نعمت کا حق ادا نہیں ہو سکتا۔ ☆☆

خبروں پر ایک نظر

سیلاب زدگان سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعاون

تھرپارکر (رپورٹ: مولانا احمد علی درس) اس سال قدرت کی طرف سے تھرپارکر بدین میرپورخاص عمرکوٹ و سانگھڑ کے لوگوں پر زبردست آزمائش بادلوں سے برسنے والے پانی اور سیلاب کی شکل میں آئی' ہر طرف افراتفری' آہ و بکا' پریشانی کا عالم تھا' پرسکون زندگی گزارنے والے پریشان ہوگئے۔ ہر طرف پانی ہی پانی' نہ کھیتوں میں سبزہ بچا اور نہ نہری نظام' کہیں بارشی پانی نے ڈبو دیا تو کہیں نہروں نے جو بارشی پانی نے توڑی تھیں' اس طوفان نے بہنوں اور بھائیوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ کردیا تھا۔ حتیٰ کہ ماؤں سے بچے چھن گئے ہیں۔ اس افراتفری کے عالم میں لوگوں نے کئی دن اور راتیں جاگ کر گزاریں' گھر گر گئے' ہر ضلع میں لاکھوں لوگ نقل مکانی کرکے دوسرے علاقوں میں جہاں خشکی تھی وہاں چلے گئے' جن عورتوں نے کبھی گھر سے باہر قدم نہیں رکھا تھا ایسی ہزاروں عورتیں کئی دن پانی میں چل کر تھکی ہاری بغیر کسی سائے و پردے کے سڑک پر سوگئیں یا بے ہوش ہوگئیں' جب اپنی حالت کا ہوش آیا یا بیدار ہوئیں تو شرم کے مارے اٹھ بیٹھیں کہ کہاں جائیں' کوئی جگہ نہیں' کوئی ٹھکانہ نہیں' جائیں تو کہاں جائیں؟ سر چھپانے کو کوئی آسرا نہیں۔ ان اضلاع کے ایسے لاتعداد لوگ اب بھی خیموں اور کیمپوں میں کسمپرسی کے عالم میں حیران و پریشان زندگی کے دن گزار رہے ہیں۔ بھوک' بیماری' اموات' رنج و غم سے نڈھال وقت کے تھپیڑوں کو برداشت کررہے ہیں' کئی علاقوں کے راستے ابھی بھی کٹے ہوئے ہیں جیسے نوکوٹ' جھڈو' کلوئی وغیرہ۔

ان حالات سے تھرپارکر ضلع کی ۳ یونینز جہاں سب سے زیادہ نقصان ہوا' وہاں پسماندگی کی وجہ سے لوگوں کے مکانات کچے تھے' زیادہ بارش نے کچے مکانات گرادیے اور کھیتیاں بہہ کر میدانی جگہوں پر آگئیں۔ دو مرتبہ لوگوں نے بیج بویا' دونوں مرتبہ بہہ گیا۔

ان دگرگوں حالات میں راقم الحروف نے دفتر ختم نبوت کراچی میں فون کیا اور وہاں کے رفقاء سے دعاؤں کی اپیل کی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے ختم نبوت کے حضرات کو کہ ہر لمحہ دعاؤں میں بھی یاد رکھا اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی کی طرف سے جھڈو اور نوکوٹ کے لئے ڈاکٹر محمد طارق صدیقی آف گولارچی کو امداد دے کر بھیجا کہ وہاں کے لوگوں کی معاونت کریں اور ڈگری' میرپورخاص' ٹنڈو جام کے لئے ڈاکٹر طارق کے والد عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گولارچی کے امیر مولانا محمد عاشق نقشبندی نے دورہ کرکے حسب استطاعت امداد کی۔

نوکوٹ میں مفتی شجاع الرحمن نے بہت ہی زبردست خدمت کی۔ مفتی صاحب تبلیغی جماعت کے علاقائی امیر ہیں اور دارالعلوم دیوبند کے فارغ التحصیل ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر عطا فرمائے جن کا یہ فقرہ بڑا ہی پیارا ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی وجہ ہمیں دین کا داعی بننے کی سعادت نصیب ہوئی۔ تھرپارکر کا امدادی کام ختم نبوت کے حضرات نے ناکارہ کے ذمہ لگایا۔ تھرپارکر کا المیہ یہ بھی ہے کہ یہاں لوگوں کی پسماندگی اور غربت کو دیکھ کر قادیانیوں نے ان کے ایمان کو مال' تعلیم اور علاج کے عوض خریدنے کے ناپاک عزائم کر رکھے ہیں۔ جن کے لئے ان کا مٹھی میں الہدیٰ ہسپتال اور ننگرپارکر میں طاہر ہسپتال کے نام سے سب سے بڑے مشن ہیں۔ ننگرپارکر میں احمدیہ مشن اور گریس کمپیوٹر کالج ارتدادی سرگرمیوں میں ملوث ہیں۔ اس کے علاوہ ننگرپارکر میں گشتی کیمپس' مختلف بیماریوں کے اسپیشل کیمپس'

تکبیر تشریق

۹/ ذوالحجہ کی نمازِ فجر سے لے کر ۱۳/ ذوالحجہ کی نماز عصر تک ہر فرض نماز کے فوراً بعد بلند آواز سے ایک مرتبہ تکبیر تشریق پڑھنا واجب ہے' البتہ خواتین یہ تکبیر آہستہ آواز سے کہیں۔ تکبیر تشریق یہ ہے:

"اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ."

پرائیویٹ اسکول سسٹم اور دیہات میں ڈسپنسریوں کے ذریعے قادیانی مربی بٹھا کر لوگوں کی ہمدردیاں خریدی جاتی ہیں اور ان کو قادیانی بنانے کے حربے اپنائے جاتے ہیں۔ ختم نبوت کے حضرات نے بروقت حالات کی نزاکت کو دیکھتے ہوئے ایک کثیر رقم کے ساتھ بھائی سید انوار الحسن' بھائی ایاز اور بھائی طاہر محسن کو بھیجا' جنہوں نے رقم ۲۵۰۰ روپے فی خاندان کے اعتبار سے ۳۰ خاندان' عمر کوٹ کے گاؤں کپلور اور ۳۰ خاندان چیلہار اور ۵۷ خاندان مٹھی' ۲۵ خاندان اسلام کوٹ اور ۴۰ خاندان ننگر پارکر میں تقسیم کی۔ اللہ تعالیٰ علاقے والوں کو ختم نبوت کا عقیدہ سمجھنے اور منکرین ختم نبوت سے تعلق توڑ کر عاشقان ختم نبوت اور خادمین ختم نبوت سے محبت عطا فرمائے۔ یہی وہ عقیدہ ہے جس پر امت کے وجود کے باقی رہنے کا مدار ہے اور اسی عقیدے پر سب سے پہلے امت کا اجماع ہوا اور اسی عقیدے کے تحت امت ایک پلیٹ فارم پر آج بھی فرقہ واریت کے دور میں جمع ہوتی ہے اور اسی عقیدے کا تحفظ سب سے زیادہ ضروری ہے۔

بندہ ناچیز عمر کوٹ سے وفد کے ساتھ ہوگیا' اس تعاون کے مرحلے میں عمر کوٹ کے دیہات میں قاری البورا جو نے تعاون کیا اور چیلہار میں مولوی سیف اللہ نے متاثرہ خاندان کے لوگوں کو چن کر انہیں اپنے مدرسے میں جمع کیا اور مٹھی میں مفتی خیر محمد بجیر اور مولانا محمد موسیٰ درس نے متاثرین کو اپنے مدرسے میں جمع کرنے کی خدمات سرانجام دیں۔ دیہات سے مولانا عزیز اللہ ساند نے سعی کی۔ اسلام کوٹ میں مولانا تاج محمد سومرو نے انتہائی احسن انداز میں کوشش کی اور دیر تک اپنے مدرسے میں لوگوں کو جمع کیے رکھا۔

ہم لوگ ننگر پارکر عشاء کے وقت پہنچے اور وہاں قاری البورا ہو نہڑی لوگوں کی لسٹ بنائے بیٹھے تھے۔ عشاء سے پہلے لوگوں کو امداد دے کر فارغ کیا بعد میں نماز عشاء سے فارغ ہوکر اسی وقت واپس ہوئے۔ بھائی ایاز' بھائی سید انوار الحسن اور بھائی طاہر محسن گزشتہ رات کو ۳ بجے کراچی سے روانہ ہوئے اور تقریباً ۱۱ بجے صبح عمر کوٹ پہنچے' کارونجھر ہوٹل عمر کوٹ پر انتہائی مختصر ناشتہ کیا۔ سارا دن سفر میں گزارتے رہے اور واپسی میں بھی ساری رات بیت گئی' راقم الحروف عمر کوٹ سے ختم نبوت کے امدادی وفد کے ساتھ شامل ہوگیا اور کراچی تک ساتھ رہا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے کارکنان' خدام و معاونین کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔

☆☆..............☆☆

ترتیب جدید ایڈیشن

عقیدۂ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے موضوع پر

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال تصنیف

تحفۂ قادیانیت

کامل ۶ جلدیں

مرزا غلام احمد قادیانی کے وجوہ کفر و ارتداد اور فتنۂ قادیانیت کے تعاقب میں لکھے گئے

بیسیوں مضامین و مقالات اور رسائل کا مجموعہ، عام فہم اور اچھوتا انداز تحریر، خوبصورت جلد، جاذب نظر سرورق

رعایتی قیمت صرف: **1100** روپے (علاوہ ڈاک خرچ)

اسٹاکسٹ: مکتبہ لدھیانوی، ۱۸ اسلام کتب مارکیٹ، بنوری ٹاؤن کراچی 0321-2115502, 0321-2115595, 021-34130020

ناشر: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، کراچی

قادیانیوں کے خلاف اعلیٰ عدالتوں کے تاریخی فیصلے

فیصلہ مقدمہ بہاول پور

قادیانیت کے تابوت میں زبردست کیل

قسط نمبر۲

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

مسماۃ غلام عائشہ بنت مولوی الٰہی بخش قوم ملانہ عمر ۱۹؍۱۸ سال سکنہ احمد پور شرقیہ بمختاری الٰہی بخش ولد محمود ذات ملانہ ساکن احمد پور شرقیہ معلم مدرسہ عربیہ

بنام

عبدالرزاق ولد مولوی جان محمد ذات باجہ عمر ۲۳ سال ساکن موضع مہند تحصیل احمد پور شرقیہ حال مقیم میلسی شہر گیج ریڈر سب ڈویژن انہار میلسی ضلع ملتان۔

دعویٰ دلایا نے ڈگری استقرار یہ مشعر تنسیخ نکاح فریقین بوجہ ارتداد شوہر مدعا علیہ۔

مولوی الٰہی بخش والد مدعیہ اور عبدالرزاق مدعا علیہ باہمی رشتہ دار ہیں' اور دونوں کی سکونت ڈیرہ غازی خان تھی۔ عبدالرزاق کی ہمشیرہ مولوی الٰہی بخش سے بیاہی گئی تھی' اور مولوی صاحب مذکور ۱۹۱۷ء میں ترک سکونت کرکے موضع مہند احمد پور شرقیہ میں قیام پذیر ہوگئے۔ عبدالرزاق نے بھی ڈیرہ غازی خان کو چھوڑ کر مہند میں رہائش اختیار کرلی اور کچھ عرصہ کے بعد قادیانی ہوگیا' جب لڑکی بالغ ہوئی تو عبدالرزاق نے مولوی صاحب سے لڑکی کی رخصتی کا مطالبہ کیا۔ مولوی الٰہی بخش نے انکار کیا اور مورخہ ۲۴/ جولائی ۱۹۲۶ء کو مدعا علیہ کے خلاف دعویٰ دائر کیا کہ مدعا علیہ مرزائیت قبول کرکے مرتد ہوچکا ہے۔ لہٰذا مدعیہ اب اس کی منکوحہ نہیں رہی اور بموجب احکام شرع شریف بوجہ ارتداد مدعا علیہ' مدعیہ مستحق انفراق زوجیت ہے۔ اس لئے ڈگری تنسیخ نکاح بحق مدعیہ صادر کی جائے۔

مدعا علیہ نے اس کے جواب میں یہ موقف اختیار کیا کہ اس نے کوئی مذہب تبدیل نہیں کیا' اور نہ ہی دائرہ اسلام سے خارج ہے' لہٰذا دعویٰ ناجائز اور قابل اخراج ہے۔

یہ دعویٰ ابتداً احمد پور شرقیہ کی عدالت میں دائر ہوا' بعدازاں ۷/ مئی ۱۹۲۷ء کو بحکم عدالت عالیہ چیف کورٹ مقدمہ بہاولپور منتقل ہوا اور دربار معلیٰ نے حکم صادر فرمایا کہ ڈسٹرکٹ جج جناب منشی محمد اکبر بی اے ایل ایل بی اس کی سماعت کریں اور فریقین مقدمہ کی اہمیت کے پیش نظر اپنے اپنے مسلک کے مستند اور مشاہیر علماء کو بغرض شہادت پیش کریں' اگرچہ یہ مقدمہ عرصہ سات سال سے چل رہا تھا اور مدعا علیہ علانیہ کہا کرتا تھا کہ قادیان کا خزانہ اور منظم جماعت اس کی پشت پر ہے' مگر مسلمان ہمیشہ اسے شخصی مقدمہ سمجھتے رہے اور مدعیہ کی مالی امداد میں بھی کوئی حصہ نہ لیا' عدالت کے اس حکم کے بعد مسلمانان بہاولپور میں یہ احساس پیدا ہوا کہ مدعیہ کا افلاس اور ناداری شہادت شرعیہ پیش کرنے سے اسے قاصر رکھے ہوئے ہے۔

انجمن موید الاسلام بہاولپور نے حضرات علماء کرام کی آمد کے مصارف' قیام وطعام کے انتظام کے لئے ایک کمیٹی قائم کی' جس کے صدر شیخ الجامعہ مولانا غلام محمد گھوٹوی قرار پائے۔ مسلمانان بہاول پور نے ایثار و ہمدردی کا ثبوت دیتے ہوئے اس کار خیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ مدعیہ کی طرف سے شہادت کے لئے امام العصر علامہ سید محمد انور شاہ کشمیریؒ مناظر اسلام مولانا سید مرتضیٰ حسن چاند پوریؒ مفتی اعظم مولانا مفتی محمد شفیع دیوبندیؒ مولانا نجم الدین (پروفیسر اورینٹل کالج) پیش ہوئے جب کہ فریق ثانی کی شہادت پر جرح کرنے کے لئے اور قادیانی دجل وتلبیس کا پردہ چاک کرنے کے لئے شہرۂ آفاق مناظر مولانا ابوالوفا شاہ جہان پوریؒ ڈیڑھ سال تک مقدمہ کی پیروی فرماتے رہے اور فریق ثانی کی شہادت پر ایسی باطل شکن جرح فرمائی جس سے مرزائیت کے ایوانوں میں کپکپی طاری ہوگئی' فریقین کی شہادت کے بعد مولانا موصوف نے مقدمہ پر بحث پیش کی اور فریق ثانی کی تحریری بحث کا تحریری جواب الجواب نہایت تفصیل اور جامعیت کے ساتھ پیش کیا۔

دو سال کی تحقیق وتنقیح کے بعد عالی جناب محمد اکبر مرحوم ڈسٹرکٹ جج نے اس تاریخی مقدمہ کا بصیرت افروز فیصلہ مورخہ ۷/ فروری ۱۹۳۵ء بحق مدعیہ سنایا اور مدعا علیہ عبدالرزاق قادیانی کو مرتد قرار دے کر نکاح فسخ کرنے کا آرڈر جاری فرمایا۔

(مقدمہ فیصلہ بہاول پور بقلم مولانا محمد صادق نعمانی)

فیصلہ بڑے سائز کے ۱۵۱ صفحات پر محیط ہے۔ خلاصہ پیش خدمت ہے:

مسئلہ ختم نبوت اسلام کے بنیادی اصولوں میں سے ہے اور یہ کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بایں معنی نہ ماننے سے کہ آپ آخری نبی ہیں' ارتداد واقع ہو جاتا ہے اور یہ کہ اسلامی عقائد کی رو سے ایک شخص کلمہ کفر کہہ کر بھی دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔

مدعا علیہ مرزا غلام احمد قادیانی کو عقائد اسلامی کی رو سے نبی مانتا ہے اور ان کی تعلیم کے مطابق یہ عقیدہ رکھتا ہے کہ امت محمدیہ میں قیامت تک سلسلہ نبوت جاری ہے یعنی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین بمعنی آخری نبی تسلیم نہیں کرتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی دوسرے شخص کو نبی تسلیم کرنے سے جو قباحتیں لازم آتی ہیں' ان کی تفصیل اوپر بیان کی جا چکی ہے۔ اس لئے مدعا علیہ اس اجماعی عقیدہ امت سے منحرف ہونے کی وجہ سے مرتد سمجھا جائے گا اور اگر ارتداد کے معنی کسی مذہب سے بکلی انحراف کے لئے جائیں' تو مدعا علیہ مرزا غلام احمد کو نیا نبی ماننے سے ایک نئے نبی کا پیرو سمجھا جائے گا' کیونکہ اس صورت میں اس کے لئے قرآن کی تفسیر اور معمول بہ مرزا صاحب کی وحی ہوگی' نہ کہ احادیث اور اقوال فقہاء جو کہ اس وقت تک مذہب اسلام قائم چلا آیا ہے اور جن میں سے بعض کے مستند ہونے کو خود مرزا صاحب نے تسلیم کیا ہے۔

علاوہ ازیں احمدی مذہب (مرزائی) میں بعض احکام ایسے بھی ہیں جو شرع محمدی پر مستزاد ہیں' اور بعض اس کے خلاف ہیں۔ مثلاً چندہ ماہواری کا دینا جیسا کہ اوپر دکھلایا گیا ہے' زکوٰۃ پر ایک زائد حکم ہے۔ اس طرح غیر احمدی کا جنازہ نہ پڑھنا' کسی احمدی کی لڑکی کا نکاح غیر احمدی کو نہ دینا' کسی غیر احمدی کے پیچھے نماز نہ پڑھنا' شرع محمدی کے خلاف اقوال ہیں۔

مدعا علیہ کی طرف سے ان اقوال کی توجیہیں بیان کی گئی ہیں کہ وہ کیوں غیر احمدی کا جنازہ نہیں پڑھتے؟ کیوں ان کو نکاح میں لڑکی نہیں دیتے؟ اور کیوں ان کے پیچھے نماز نہیں پڑھتے' لیکن یہ توجیہیں اس لئے کارآمد نہیں کہ یہ امور ان کے پیشواؤں کے احکام میں مذکور ہیں' اس لئے وہ ان کے نقطہ نظر سے شریعت کا جزو سمجھے جائیں گے' جو کسی صورت میں شرع محمدی کے موافق تصور نہیں ہو سکتے۔ اس کے ساتھ جب یہ دیکھا جائے کہ وہ تمام غیر احمدی کو کافر سمجھتے ہیں تو ان کے مذہب کو مذہب اسلام سے ایک جدا مذہب قرار دینے میں کوئی شک نہیں رہتا۔

علاوہ ازیں مدعا علیہ کے گواہ جلال دین شمس نے اپنے بیان میں مسیلمہ وغیرہ کاذب مدعیان نبوت کے سلسلہ میں جو کچھ کہا ہے' اس سے یہ پایا جاتا ہے کہ گواہ مذکور کے نزدیک دعویٰ نبوت کاذبہ ارتداد ہے اور کاذب مدعی نبوت کو جو مان لے وہ مرتد سمجھا جاتا ہے۔

مدعیہ کی طرف سے یہ ثابت کیا گیا ہے کہ مرزا غلام احمد کاذب مدعی نبوت ہیں' اس لئے مدعا علیہ بھی مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرنے سے مرتد قرار دیا جائے گا۔ لہٰذا ابتدائی تحقیقات جو ۴/نومبر ۱۹۲۶ء عدالت منصفی احمد پور شرقیہ سے وضع کی گئی تھیں۔ بحق مدعیہ ثابت قرار دی' یہ قرار دیا جاتا ہے کہ مدعا علیہ قادیانی عقائد اختیار کرنے کی وجہ سے مرتد ہو چکا ہے' لہٰذا اس کے ساتھ مدعیہ کا نکاح تاریخ ارتداد مدعا علیہ سے فسخ ہو چکا ہے۔

اور اگر مدعا علیہ کے عقائد کو بحث مذکورہ بالا کی روشنی میں دیکھا جائے تو بھی مدعا علیہ کے ادعا کے مطابق مدعیہ یہ ثابت کرنے میں کامیاب رہی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی امتی نبی نہیں ہو سکتا اور اس کے علاوہ مدعا علیہ نے دیگر عقائد جو اپنی طرف منسوب کئے ہیں وہ گو عام اسلامی عقائد کے مطابق ہیں' لیکن ان عقائد پر وہ انہی معنوں میں عمل پیرا سمجھا جائے گا جو معنی مرزا صاحب نے بیان کئے ہیں' اور یہ معنی چونکہ ان معنوں کے مغائر ہیں جو جمہور امت آج تک لیتی آئی' اس لئے بھی وہ مسلمان نہیں سمجھا جا سکتا ہے' اور وہ ہر دو صورتوں میں مرتد ہی ہے اور یہ کہ مرتد کا نکاح چونکہ ارتداد سے فسخ ہو جاتا ہے' لہٰذا ڈگری بایں مضمون بحق مدعیہ صادر کی جاتی ہے کہ وہ تاریخ ارتداد مدعا علیہ سے اس کی زوجہ نہیں رہی' مدعیہ خرچہ مقدمہ بھی ازاں مدعا علیہ سے لینے کی حقدار ہوگی۔

اس ضمن میں مدعا علیہ کی طرف سے ایک سوال یہ پیدا کیا گیا ہے کہ ہر دو فریق چونکہ قرآن مجید کو کتاب اللہ سمجھتے ہیں اور اہل کتاب کا نکاح جائز ہے' اس لئے بھی مدعیہ کا نکاح فسخ قرار نہیں دینا چاہئے۔

اس کے متعلق مدعیہ کی طرف سے یہ کہا گیا ہے کہ جب دونوں فریق ایک دوسرے کو مرتد سمجھتے ہیں تو ان کا اپنے عقائد کی رو سے بھی باہمی نکاح قائم نہیں رہتا' علاوہ ازیں اہل کتاب عورتوں سے نکاح کرنا جائز ہے نہ کہ مردوں سے بھی۔

مدعیہ کے دعویٰ کی رو سے مدعا علیہ مرتد ہو چکا ہے' اس لئے اہل کتاب ہونے کی حیثیت سے بھی اس کے ساتھ مدعیہ کا نکاح قائم نہیں رہ سکتا' مدعیہ کی یہ حجت وزن دار پائی جاتی ہے' لہٰذا اس بنا پر بھی وہ ڈگری پانے کی مستحق ہے۔

مدعا علیہ کی طرف سے اپنے حق میں چند نظائر قانونی کا حوالہ دیا گیا تھا' ان میں پٹنہ اور پنجاب ہائی کورٹ کے فیصلوں کو عدالت عالیہ چیف کورٹ نے پہلے واقعات مقدمہ ہذا پر حاوی نہیں سمجھا اور مدراس ہائی کورٹ کے فیصلہ کو عدالت معلی اجلاس خاص نے قابل پیروی قرار نہیں دیا' باقی رہا عدالت عالیہ چیف کورٹ بہاولپور کا فیصلہ بمقدمہ مسمات جندو دی بنام

کریم بخش اس کی کیفیت یہ ہے کہ یہ فیصلہ جناب مہتہ اودھوداس صاحب جج چیف کورٹ کے اجلاس سے صادر ہوا تھا اور اس مقدمہ کا صاحب موصوف نے مدراس ہائی کورٹ کے فیصلہ پر ہی انحصار رکھتے ہوئے فیصلہ فرمایا تھا اور خود ان اختلافی مسائل پر جو فیصلہ مذکور میں درج تھے کوئی محاکمہ نہیں فرمایا تھا' مقدمہ چونکہ بہت عرصہ سے دائر تھا' اس لئے اسے صاحب موصوف نے زیادہ عرصہ معرض تعویق میں رکھنا پسند نہ فرما کر باتباع فیصلہ مذکور اسے طے فرما دیا۔

دربار معلی نے چونکہ اس فیصلہ کو قابل پابندی قرار نہیں دیا' جس فیصلہ کی بنا پر وہ فیصلہ صادر ہوا۔ اس لئے فیصلہ زیر بحث بھی قابل پابندی نہیں رہتا:

فریقین میں سے مختار مدعیہ حاضر ہے' اس کے سامنے حکم سنایا گیا' مدعا علیہ کارروائی مقدمہ ہذا ختم ہونے کے بعد جبکہ مقدمہ زیر غور تھا فوت ہو گیا ہے۔

اس کے خلاف یہ حکم زیر آرڈر ۲۲-رول ۶- ضابطہ دیوانی تصور ہوگا' پرچہ ڈگری مرتب کیا جاوے اور مثل داخل دفتر ہو۔

۷/فروری ۱۹۳۵ء مطابق ۳/ذوالقعدہ ۱۳۵۳ھ

بمقام: بہاولپور محمد اکبر ڈسٹرکٹ جج ضلع بہاولنگر

ریاست بہاولپور بحروف انگریزی

(جاری ہے)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ تعاون کی اپیل

کراچی میں چرم قربانی جمع کرانے کے لئے رابطہ نمبر:

جامع مسجد باب الرحمت	پرانی نمائش:	0321-2277304, 0333-3060501
دہلی مرکنٹائل سوسائٹی	ریاض مسجد:	0333-2403694, 0300-8240567
بلوچ کالونی	مدنی مسجد:	0300-3716592,0300-9213010
عالمگیر سوسائٹی	عالمگیر مسجد:	0321-2627017
دھوراجی کالونی	الکبریا مسجد:	0321-2627016
روبیل کھنڈ سوسائٹی		0333-2157085, 0323-2001736
پی آئی بی کالونی	جامع مسجد پی آئی بی:	0334-3955762, 0334-3437407
دادابھائی ٹاؤن		0321-2535455
دہلی کالونی	چھوٹی مسجد:	0300-2974520, 0300-2605807
کورنگی	شمیم مسجد بھٹائی کالونی:	0323-3367144
ملیر/شاہ فیصل کالونی	انعم ہومز:	0333-2245852
فیڈرل بی ایریا	فلاح مسجد:	0300-2700626, 0300-2242764
پاکستان چوک		0300-2276606
بلدیہ ٹاؤن	عائشہ مسجد:	0332-2454681
میٹروول		0333-2493677

عقیدۂ ختمِ نبوت کی سربلندی، تحفظ ناموسِ رسالت اور فتنۂ قادیانیت کے استیصال کے لئے

عالمی مجلس تحفظ ختمِ نبوت کے ساتھ

تعاون کی اپیل

قربانی کی کھالیں

عالمی مجلسِ تحفظِ ختمِ نبوّت کو دیجیے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا تعارف

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ملت اسلامیہ کی بین الاقوامی تبلیغی واصلاحی جماعت ہے۔

☆......یہ جماعت ہر قسم کے سیاسی مناقشات سے علیحدہ ہے۔

☆......تبلیغ اقامت دین خصوصاً عقیدہ ختم نبوت کا تحفظ اس کا طرۂ امتیاز ہے۔

☆......اندرون وبیرون ملک 50 دفاتر ومراکز 12 دینی مدارس ہمہ وقت مصروف عمل ہیں۔

☆......لاکھوں روپے کا لٹریچر عربی، اردو، انگریزی اور دنیا کی دیگر زبانوں میں چھاپ کر پوری دنیا میں مفت تقسیم کیے جاتے ہیں۔

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام روزہ ''ختم نبوت'' کراچی اور ماہانہ ''لولاک'' ملتان سے شائع ہو رہے ہیں۔

☆......چناب نگر (ربوہ) میں مجلس کی سرگرمیاں جاری ہیں اور وہاں دو عالیشان مسجدیں اور دو مدرسے چل رہے ہیں۔

☆......عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان میں دار المبلغین قائم ہے، جہاں علماء کو رد قادیانیت کا کورس کرایا جاتا ہے، مدرسہ اور دار التصنیف بھی مصروف عمل ہیں۔

☆......ملک بھر میں اہل اسلام اور قادیانیوں کے درمیان بہت سے مقدمات قائم ہیں۔

☆......ہر سال دنیا بھر میں عالمی مجلس کے مبلغین تبلیغ اسلام اور تردید قادیانیت کے سلسلے میں دورے پر رہتے ہیں۔

☆......اس سال بھی حسب سابق برطانیہ میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کانفرنس منعقد ہوئی اور امریکا میں بھی متعدد کانفرنسیں منعقد کی گئیں۔

☆......افریقہ کے ایک ملک مالی میں مجلس کے رہنماؤں کی کوششوں سے 30 ہزار قادیانیوں نے اسلام قبول کیا۔

یہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی نصرت اور آپ کے تعاون سے ہو رہا ہے۔

اس کام میں مخیّر دوستوں اور دردمندان ختم نبوت سے درخواست ہے کہ وہ قربانی کی کھالیں، زکوٰۃ، صدقات اور عطیات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کو دے کر اس کے بیت المال کو مضبوط کریں۔

ترسیل زر کا پتہ

مرکزی دفتر عالمی مجلسِ تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان

فون: 061-4783486، 061-4583486

اکاؤنٹ نمبر: 3464 -UBL حرم گیٹ برانچ ملتان

جامع مسجد باب الرحمت، پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ، کراچی

021-32780337, 021-34234476, Fax:021-32780340

اکاؤنٹ نمبر: 8-363 اور 2-927 الائیڈ بینک، بنوری ٹاؤن برانچ

اپیل کنندگان

حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی صاحب
امیر مرکزیہ

حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر صاحب
نائب امیر مرکزیہ

مولانا صاحبزادہ خواجہ عزیز احمد صاحب
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمن جالندھری صاحب
مرکزی ناظم اعلیٰ